روزہ دُعا کے زور کو بڑھاتا ہے

(Fasting Strengthens The Intensity Of Prayer)

وہ لوگ جو کلیسیا کی تاریخ سے واقف ہیں اِس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کرتے کہ تمام عظیم رہنما جنہوں نے خُدا کی خدمت کی وہ بھی روزے پر یقین رکھتے اور روزہ کو عمل میں لاتے تھے۔ رُوحانی تحریک کی پہلی جھلک جو تاریکی کے بعد نظر آئی وہ بارہویں صدی میں ظاہر ہوئی جب فرانس اسیسی (جو اِن فضول خرچ شخص) دُعاؤں اور روزوں کے بعد خُدا کے فضل سے تبدیل ہُوا۔

لوگ جو کچھ اُسے کھانے کو دیتے وہ کھا لیتا اور جو پہننے کو دیتے پہن لیا کرتا تھا۔ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر گاتا ہُوا بڑی خوشی اور شادمانی سے پورے اٹلی میں گواہی دیتا پھرتا تھا۔ ہزاروں لوگ اِس کی گواہی سے مسیحیت میں آئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر روزے رکھا کرتا تھا۔ چودھویں صدی میں سیوہ نارولا (Savonarola) خادم کے ذریعہ اٹلی کے شہر فلورس میں ایک شاندار تحریک کا آغاز ہُوا۔ اُس کی شعلہ بیان منادی کے نتیجے میں تقریباً پورے شہر فلورنس نے مسیح کو قبول کیا۔ یہ عظیم منادکو روزہ رکھنے کی پکی عادت تھی۔ تاریخ دان اُس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ روزے رکھ رکھ کر اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ جب وہ چرچ کے پر منادی کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو اُس کی ٹانگیں کانپتی تھیں۔

اُسکے بعد جرمنی میں عظیم تحریک اصلاح مسیحیت کو دیکھتے جس کے بانی مارٹن لوتھر (Martin Luther) تھے۔ لوتھر بائبل کے ترجمہ کے دوران روزے رکھتا تھا اور یہی اُس کی اِس الٰہی ترجمے میں کامیابی کی وجہ تھی۔ روزہ ہی یورپ کی تاریخ بدلنے اور انقلاب کا سبب بنا۔

مارٹن لوتھر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ لگاتار روزے کی حالت میں رہتا تھا یہاں تک کہ اُس کے دوست اور عزیز اِس وجہ سے اُس کی صحت کیلئے پریشان رہتے تھے۔ لیکن اُس قادر مطلق رُوحانی قوتوں پر غور کریں جو مارٹن لوتھر کی دُعاؤں اور روزوں کے باعث اُس کو ملی۔ اُس کی دُعاؤں سے پورے یورپ میں بڑی تیزی سے رُوحانی بیداری ہوئی جو کہ تاریخ میں ایک عظیم تحریک اصلاح مسیحیت سے جانی اور مانی جاتی ہے۔ درحقیقت اُس کی دُعاؤں اور روزوں کی وجہ سے تاریک یورپ میں خُدا ظاہر ہُوا۔

جون کیلون اور جون نوکس

(John Calvin and John Knox)

جون کیلون بھی جو انجیل کی بیان کرنے والا نمایاں خادم ہو گذرا ہے۔ وہ بھی لگاتار روزے کی حالت میں رہتا تھا اور اپنی دُعاؤں کے ذریعے پورے شہر کی رُوحانی تبدیلی کا باعث بنا۔ کیلون کہتا ہے، ''اِس لئے ہمیں روزے کے بارے میں بیان کرنے دیں کیونکہ بہت لوگ اِس کی

افادیت کو نہیں جانتے اور روزے کو اہمیت نہیں دیتے اور اُسے مسترد کرتے ہیں اور جہاں اِس کی اہمیت کی سمجھ بوجھ نہ ہو وہاں بے اعتقادی جنم لیتی ہے۔

''مقدس اور موثر روزے کا مقصد ہمارے جسم کو دُنیاوی خواہشوں اور لذتوں سے دُور رکھنا یا پھر مُوثر دُعا کیلئے تیاری کا ذریعہ ہے''۔

اسکاٹ لینڈ کے جون نوکس (John Knox) نے بھی روزہ رکھا اور خُدا کی راہ تکتا رہا جب تک اُس کی دُعا کے باعث اسکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کو جلاوطنی نہ ہوئی۔ انگلستان کی تحریک اصلاح مسیحیت کے قائدین بھی روزہ رکھ کر دُعا کیا کرتے تھے۔ لاتیمر (Latimer) ریڈلے (Ridley) اور کرینمر (Cranmer) جیسے شہید بھی روزہ رکھنے اور اُس کی افادیت کے قائل تھے۔

چرچ کے ''فادروں'' اور ماضی کے عظیم خادموں کا روزے پر ایمان

ترطولین (Tertullian) نے 210ء بعد از مسیح روزے پر مقالمہ لکھا۔ اِس میں اُنہوں نے مسیحیت میں ضیافت کی نسبت روزہ رکھنے کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ پولی کارپ (Polycarp) نے 110ء بعد از مسیح مقدسین کیلئے روزے کو جنسی خواہشوں اور آزمائشوں کو کنٹرول کرنے کیلئے موثر ہتھیار قرار دیا۔

جب ہم فنے (Finney)، جونیتھن (Jonathan)، ایڈورڈ (Edward)، ویسلے (Wesley)، سپرجین (Spurgeon) اور دیگر عظیم خادموں کی خدمات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح روزے نے اِن عظیم رہنماؤں کی خدمات کو موثر اور پھل دار بنایا۔

چارلز جی فنے (Charles G. Finney) بھی اپنی بیداری کے کام کے ابتدائی دنوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ''میں صبح جلدی اُٹھا کرتا تھا اور میٹنگ والے کمرے میں اکیلا دُعا میں وقت گزارتا تھا۔ میں بہت زیادہ وقت دُعا میں گزارتا تھا۔ کبھی کبھار تو میں بغیر وقفہ لئے لگاتار دُعا میں رہنے کا سوچتا تھا۔ روزے کیلئے دن کو مخصوص کر کے دُعا کرنے کو بھی میں بہت مُوثر پاتا تھا''۔

''ایسے دنوں میں خُدا کے ساتھ میں وقت گزارنا چاہتا تھا اور خُدا کے ساتھ اکیلا جنگل میں گھومتا پھرتا، کبھی میٹنگ ہاوس میں واپس آ جاتا اور کبھی دُعا میں بالکل کہیں دُور نکل جاتا''۔

اُس نے بیان کیا کہ جب اُس کے اندر پاک رُوح کی موجودگی میں کمی محسوس ہوتی تو وہ تین دن اور تین رات روزہ رکھتے اور ایسا کرنے کے بعد وہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کے اندر پہلے سے زیادہ پاک رُوح کی شاندار قوت بھر جاتی ہے۔

جونیتھن ایڈورڈ (Jonathan Edward) جن کی منادی کے درمیان طاقتور آدمی عمارت کے ستونوں کے

ساتھ یہ سوچ کر چپک گئے جیسے وہ دوزخ میں گر رہے ہوں، اِن لوگوں کا شمار بھی روزہ کی افادیت پر یقین رکھنے والوں میں ہوتا ہے۔ اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اِس حد تک روزے رکھتا یہاں تک کہ وہ جسمانی کمزوری کے باعث پیغام دینے کیلئے پلپٹ پر کھڑا ہونا دشوار ہو جاتا۔ لیکن خُدا نے اُسے اور اُس کی خدمت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے بہت سربلند کیا۔

جب ہم عظیم خادم اسٹالورٹ جون ویسلے (Stalwart John Wesley) کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو وہ بھی ہمیں اُنہی عظیم خادموں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں جنہوں نے روزہ پر پُر جوش انداز میں یقین رکھا اور عمل میں لائے۔ وہ اپنے ساتھ ساتھ دیگر خادموں کو بھی سختی سے روزہ رکھنے کی نصیحت کرتے تھے۔ اگرچہ وہ زور زبردستی کر کے انتہا پسندی والا رویّہ اختیار کر سکتے تھے لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے سے اُن کی اصلاحی تحریک کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ابتدائی میتھوڈسٹ کلیسیا میں جمعہ کے دن کو پاک مانا جاتا تھا۔ ابتدائی میتھوڈسٹ یعنی کہ ویلزلی کے دور میں میتھوڈسٹ کلیسیا ابتدائی کلیسیا کے رواج کے مطابق ہفتہ میں دو بار وہ بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھتے تھے۔

اِسی کے نتیجے میں وہ دُعا اور تعلیم دینے میں بہت مضبوط ہو گئے جس کی وجہ سے بیداری کی لہر پھیل گئی۔ ویلزلی بذاتِ خود ابتدائی کلیسیا کے رواج کے مطابق ہفتہ میں دو دن روزہ رکھا کرتا تھا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد ویلزلی سوچا کرتا تھا کہ کلیسیا کو ہفتہ میں دو بار روزہ رکھنے سے رُوکا جائے۔ اُسکی وجہ یوں بیان کی جاتی ہے۔ اگرچہ میتھوڈسٹ کلیسیا اپنے وجود کے ابتدائی دنوں میں تقریباً ہفتہ میں دو دن روزہ رکھا کرتی تھی لیکن کچھ مسیحی لوگ روزے کے بارے میں زیادہ جوشیلے ہو گئے اور وہ ہفتے میں کئی بار روزہ رکھنے لگے جس کے نتیجہ میں اُن کی صحت خراب ہو گئی۔ جس کی وجہ سے تحریک میں رکاوٹ اور مایوسی پیدا ہو گئی اور کافی لوگوں نے بالکل روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

ویلزلی کو خدشہ تھا کہ روزہ رکھنے کی عادت لوگوں میں بالکل ختم نہ ہو جائے۔ اِس لئے اُس نے روزہ کے عنوان پر ایک مضمون تحریر کیا۔ وہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ مسیحیوں میں سے شاید کسی نے سال بھر روزہ نہ رکھا ہو یا شاید سال میں ایک بار بھی نہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ بائبل کے مطابق جو شخص روزہ نہیں رکھتا وہ بالکل اُس شخص کی طرح ہے جو دُعا نہیں کرتا اور وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ویلزلی اِس بات پر غم کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میتھوڈسٹ کلیسیا میں آہستہ آہستہ خود انکاری کا فقدان پیدا ہو رہا ہے کیونکہ کچھ انتہا پسندوں نے روزے جیسے مفید

عمل کو با قابلِ قبول بنا دیا۔

ویلزلی کے پیغامات کا مجموعہ کتاب نمبر 2 جسکا نام ''مسیحیت کی بے تاثیری کے اسباب'' یہ پیغامات آئرلینڈ کے شہر ڈبلن میں 2 جولائی 1789ء کو پیش کئے گئے۔ اُس میں ہم سیکھتے ہیں ''یہ بتانا بہت آسان ہوگا کہ میتھوڈسٹ کلیسیا کے لوگ کس طرح بھی مسیحی خود انکاری کو اپنانے سے گریزاں ہیں جس کی وجہ سے وہ دوسرے فرقوں کی مخالف سے خوف زدہ ہوتے ہیں''۔ مثال کے طور پر جب ہم آکسفورڈ میں تھے، ہر میتھوڈسٹ بندے کا یہ اُصول تھا (سوائے بیمار کے) کہ وہ ہفتہ میں دو بار بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھے۔ یہ رواج ابتدائی کلیسیا کے طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے چلا آرہا تھا۔ پھر ابتدائی کلیسیا کے طرزِ عمل کو پوری دُنیا میں اپنایا گیا۔

اپی فینیس (Epiphanius) ایک قدیم مصنف کہتے ہیں کہ کون نہیں جانتا، ''ہفتے کے چوتھے اور چھٹے دن کا روزہ کیا دُنیا بھر کے مسیحی رکھتے ہیں؟

''اور وہ سب بغیر کسی تفریق کے کئی سالوں تک میتھوڈسٹ رواج کو مانتے رہے۔ لیکن لندن میں کچھ لوگوں نے ہفتے میں دو سے زیادہ دفعہ روزے کو رکھا اور صحت خراب کر لی۔ جس کے باعث باقی لوگوں نے روزہ رکھنا چھوڑ دیا''۔

''اور مجھے خدشہ ہے کہ اب ہزاروں میتھوڈسٹ لوگ انگلستان اور آئرلینڈ میں موجود ہیں جنہوں نے اِس بُری مثال کو مانتے ہوئے بالکل روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ جو پہلے ہفتے میں دو روزے رکھتے تھے وہ اب مہینے میں بھی دو روزے نہیں رکھتے۔

''جی ہاں، کیا آپ بھی اِنہی میں سے ہیں جو سال میں ایک دن بھی روزہ نہیں رکھتے؟ آپ کے پاس اِس کی کیا دلیل ہے؟ یہاں میں اُن کی بات نہیں کرتا جو انگلستان کی کلیسیا کے ممبر ہیں۔ لیکن اُن سب سے ضرور مخاطب ہوں جو انجیل کو خُدا کا کلام مانتے ہیں''۔

اِسی لئے جو شخص روزہ نہیں رکھتا وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا اور وہ اُس شخص کے برابر ہے جو دُعا نہیں کرتا۔ جب ہم اِس قسم کے شخص کی زندگی پر غور کریں جس پر دُنیاوی چیزوں کا غلبہ ہے تو کیسے خُدا اِس کی دُعا کا جواب دے سکتا ہے؟

سپرجن اور روزہ

کچھ قارئین روزے سے متعلق مشہور مبشر جناب چارلز ہیڈون سپرجین کے اُٹھائے گئے سوالوں سے حیران ہوں گے۔ وہ اپنے ایک خطبے میں لکھتا ہے: **''ہمارے نجات دھندہ نے کہا، یہ قسم دُعا اور روزے کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی''۔**

(متی 17:14-21) اِس سے اُس کی کیا مُراد ہے؟

''مجھے لگتا ہے کہ اِس بات سے اُس کی مُراد یہ ہے کہ اِس طرح کے خاص معاملات میں کلام کی معمولی تعلیم اور

معمولی دُعا اثر پذیر نہیں ہوتے۔ اِس طرح کے معاملے میں غیر معمولی ایمان کی ضرورت ہوتی ہے اور اِس کو پانے کیلئے غیر معمولی دُعا اور روزے میں مضبوط ہونا ضروری ہے''۔ وہ مزید کہتا ہے، ''اور روزہ کس لئے رکھا جائے؟ یہ ایک مشکل نقطہ دکھائی دیتا ہے۔

یسوع کی زندگی سے واضح طور پر دُعا اور روزہ نظر آتا ہے جس کا اُس نے اپنے شاگردوں کو کرنے کی تلقین بھی کی۔ روزہ کوئی مذہبی فریضہ نہیں بلکہ یہ ایک قابل ِ تعریف عادت ہے۔ جب روزہ رکھ کر دُعا کی جائے تو ایک شاندار نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

براہ ِ مہربانی سپرجن کے دو الفاظ پر بڑا غور وخوض کریں؛ مجھے یقین نہیں آتا کہ آیا ہم کلیسیا میں سے روزے کو ترک کر کے ایک بہت بڑی برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔

''مارٹن لوتھر اکثر اوقات روزہ رکھا کرتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگرچہ روزہ رکھتے وقت میرے بدن کو یہ عمل بے حد ناگوار لگتا ہے لیکن پھر بھی میں روزہ رکھتا ہوں۔ جب میں روزہ رکھتا ہوں تو میری دُعا میں تیزی آجاتی ہے''۔

پُرانے زمانہ کے تنگ نظر لوگوں کا مقالہ بعنوان ''جان کو موٹا کرنے والا ادارہ روزہ''۔ اُس میں مصنف اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ روزہ رکھنے کے دوران اُس کا جسم کھانے کی زیادہ فکر کرتا ہے بہ نسبت کسی اور موقعہ کے۔ اُسی پیغام کے دوران سپرجن کہتا ہے، ''میں آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ رُوحوں کو پیار کرنے والے کون لوگ ہیں جو لوگوں کو بچانے کیلئے آنسوؤں کے ساتھ دُعا کرتے اور جن دلوں گہرا احساس ہے اور وہ خُداوند کی پیروی کرتے ہوئے روزہ رکھ کر دُعا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ابلیس (بے قابو) جو کہ انسانی دل کو قابو کرتا ہے اُسے ایمان کی رُو سے دُعا اور روزہ سے ہی دل سے نکالا جاسکتا ہے۔ ''میں مسیحی بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ روزہ رکھا کریں جو اُن کی صحت کیلئے بہت مفید ہے۔ یقیناً اُنہیں اِس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

اگر ہم اپنی روزانہ کھانے کی خوراک کو آدھا کر دیں تو ہماری صحت پہلے سے بہتر ہو جائے گی۔ ہم قلیل وقت کے روزے رکھ سکتے۔ اِس لئے نہیں کہ اِس میں ہمارا کوئی فن ہے بلکہ اِس لئے کہ ایسا کرنے سے ہمارے ذہن روزہ کے بارے میں زیادہ صاف اور واضح ہو جائیں اور ہمارے دل نجات دھندہ پر زیادہ بھروسہ کریں گے۔ جس سے ہم دُعا اور روزہ کی عظیم طاقت کا تجربہ کریں گے۔

عظیم رہنما ڈیوڈ برینارڈ کی زندگی میں روزہ

روزے کے مضمون پر اُن کے روزنامچے میں سے اقتباس ہے۔ ''پیر کا دن''، میں نے اِس دن کو روزہ اور دُعا کیلئے مخصوص کر دیا ہے۔ تاکہ ہفتہ بھر کے خدمت کے کاموں کیلئے تیاری ہو سکے۔

''میری رُوح زندہ خُدا کی پیاسی ہے اور اُس کا

انتظار کرتی ہے۔ کیا ہی خوب ہے اس احساس میں دُعا کرنا! اُس وقت مجھے کھانے کی طلب بھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ دُنیاوی خوراک بے ذائقہ لگتی ہے۔ روزے میں دُعا کا احساس ضروری (جسمانی) خوراک کی طلب سے کتنا بہتر ہے"۔ (ایوب 12:23)

ولیم بریمویل (William Bramwell)

(احیائے دین کا کام کرنے والا) کی عظیم خدمت میں روزے کی اہمیت

خُدا کی پہچان میں آنے سے پہلے جناب برلیم بریمویل پہلے بھی سختی سے مذہبی رسومات پر چلتا اور روزہ رکھتا تھا لیکن خُدا کی مرضی کے مطابق عمل نہ کرتے ہوئے پہلے وہ کچھ احمقانہ کام کرتے تھے۔ جب وہ خادم بنے تو ہم پڑھتے ہیں کہ "اُنھوں نے اپنے آپ کو دُعا اور روزے کیلئے مخصوص کر دیا، اُنھوں نے پورے دل سے پاک رُوح کے بپتسمہ کے حصّول کیلئے جدوجہد شروع کر دی"۔ 6 جنوری 1806ء کو وہ لکھتے ہیں "نجات یا پیار کی آگ ہر طرف سے اُٹھ رہی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ہمارا روزہ رکھنا اور دُعا کرنا بے فائدہ نہیں"۔ اُس کے دوستوں نے اُس کیلئے ایک کمرہ مخصوص کر رکھا تھا جہاں وہ دُعا کرنے جاتا اور لوگوں کو دُعا اور روزہ رکھنے کی اہمیت کو بیان کیا کرتا تھا۔

اُن کے دوست جناب بریمویل اُس کے دُعا کیلئے مخصوص کمرے اور دُعا اور روزے کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے۔ "وہ زیادہ تر اُس کمرے میں رہنا پسند کرتا تھا جہاں وہ دو، تین، چار، پانچ اور بعض اوقات چھ گھنٹے دُعا میں گذارتا تھا۔

"وہ اکثر صبح نو بجے کمرے میں داخل ہوتا اور دوپہر تین بجے سے پہلے نہیں نکلتا تھا۔ جب وہ طویل دورانیہ کا روزہ کھتا تو بالکل کسی قسم کی خوراک لینا قبول نہیں کرتا تھا اور جب کمرے سے باہر نکلتا تو کہتا، "میری کھانے پینے کی فکر نہ کیا کریں"۔

ولیم بریمویل خدمت کیلئے مُلک سندرلینڈ کیلئے چُنے جانے کے بعد وہ لکھتے ہیں؛ "ہمارا گھر بھی بہت اچھا ہے اور دوست بھی بہت اچھے ہیں لیکن مجھے محتاط رہنا اور روزہ رکھنا ہوگا ورنہ میں دُنیاوی اچھی چیزوں میں گرِ کر رُوحانی طور پر برباد نہ ہو جاؤں۔

وہ اپنے ہی میتھوڈسٹ فرقے کے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں، "میتھوڈسٹ افراد کے نجات میں عمومی طور پر زندگی نہ گزارنے کی وجوہات یہ ہیں کہ وہ آرام پرست اور جسمانی کھانے پینے کے شوقین ہیں۔ روزہ اور خود انکاری کا فقدان ہے۔ دُنیا بھر میں بشارت کے حوالے سے بڑے بڑے پروگرام ہوتے ہیں۔ کلام بھی بہت سُنا اور سُنایا جاتا ہے لیکن اپنی ذات کا جائزہ لینے اور دُعا

کرنے کا لوگوں کے پاس بہت کم وقت ہے۔

خُدا کے دوسرے دیگر بڑے خادمین کی زندگی میں روزے کا کردار

سادھو سُندر سنگھ جسے تبت اور انڈیا کا پولوس رسول کہا جاتا ہے، ''اُس نے چالیس دن روزہ رکھا اور خُدا کی حضوری اور اُس کی قرابت حاصل کیں جو اُس کے کامیاب خادم بننے میں مُوثر اور مضبوط وجہ بنے۔

ریس ہوولز (Rees Howells) جو ویز کے سوانسیہ (Swansea) بائبل کالج کے بانی ہیں، وہ بھی روزے کی وکالت کرتے تھے۔ اُن کی زندگی پر جو کہانی نورمن گرب (Norman Grubb) نے تحریر کی جس کا عنوان ''ریس ہوویلز۔ شفاعت کرنے والا'' یہ دُعا اور روزہ کے بارے میں ایک غیر معمولی تحریر ہے۔

جناب ہوولز مشہور دُعائیہ جنگجو بن گئے۔ وہ کوئلے کی کان میں کام کرتے تھے جہاں اُسے پہلی بار روزے کی ضرورت کا احساس ہُوا۔ رُوح القدس کی طرف سے اُسے ہدایت ملی کہ دن میں دو بار کھائے جو کہ سوپ، ڈبل روٹی اور پنیر پر مشتمل ہو۔ بعد ازاں جب وہ خدمت میں آ گیا تو پھر وہ ہر دو دن میں ایک وقت کھانا کھاتا تھا، اُسکے بعد وہ رُوح کی ہدایت سے پندرہ دن روزے کی حالت میں رہتا تھا۔ جنگ عظیم - II کے دوران جناب ہوولز اکثر پورے بائبل کالج کو جسکے وہ پرنسپل تھے۔ ہفتے میں ایک بار دُعا اور روزے کیلئے بلاتا تھا۔ اُن کے روزنامچے میں غیر معمولی بیان موجود ہے کہ کس طرح وہ دیگر خادمین کے ساتھ مل کر قوم کو تاریکی کی قوتوں سے بچنے کیلئے دُعا کرتے تھے تا کہ وہ انجیل کو عزیز رکھیں۔ (افسیوں 6:10-18) اِس کتاب کو پڑھنے کے بعد اِس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اُس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کس طرح اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں کا مقابلہ کیا جو کلام کی پیار کرنے والی اقوام کو برباد کرنا چاہتی ہیں۔

پاسٹر بلمہارڈٹ (Pastor Blumhardt)

جرمنی کے پاسٹر بلمہارڈٹ ایک خادم تھے جنہوں نے بیماروں کی شفایابی کیلئے اپنی زندگی مخصوص کر دی۔ پاسٹر بلمہارڈٹ کی روزے کے بارے میں اینڈریو مورے بتاتے ہیں: ''جب بلمہارڈٹ بدرُوح گرفتہ لوگوں میں سے بدرُوحوں کو نکالتے وقت ابلیسی قوتوں سے نبرد آزما ہوتا تو کبھی کبھار اُس کی دُعا سُنے جانے میں رُکاوٹ ہوتی تو وہ دُعا کا جواب نہ ملنے پر اکثر حیران ہوتا''۔ اُس نے ایک دن یہ رُوحانی مسئلہ اپنے ایک ہم خدمت دوست کو بتایا تو اُس نے اُس کی توجہ یسوع کے اُن الفاظ کی طرف مبذول کروائی۔ (متی 9:14-15؛ مرقس 9:14-29) اُس کے بعد بلمہارڈٹ نے بلا ناغہ

تیس گھنٹے روزہ رکھنا شروع کر دیا حتی کہ کبھی کبھار تیس گھنٹے سے بھی زیادہ وقت روزہ میں گذارتا۔ اِس تجربے کے بعد وہ اِس نتیجے پر پہنچا کہ روزے کی اہمیت ہماری سوچ سے بہت زیادہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خُدا کے حضور روزہ اِس بات کا عملی ثبوت ہے کہ مانگی ہوئی چیز ہمارے لئے کتنی قیمتی ہیں کہ ہم روزہ رکھ کر دُعا کر رہے ہیں اور روزے سے ہماری دُعا میں اثر اور قوت بڑھ جاتے ہیں اور منہ سے الفاظ ادا کئے بغیر نہ بند ہونے والی دُعا شروع ہو جاتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بے اثر نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جبکہ یسوع نے روزے کے بغیر دُعا بے اثر ہونے کا عندیہ دیا تھا اور میری دُعا بھی روزے کے بغیر بے اثر ہوتی ہے۔ ''میں نے ایسا بغیر کسی کو بتائے بغیر تجربہ کیا اور جو مسئلہ مجھے درپیش تھا وہ حل ہو گیا۔ اب میں بدرُوح گرفتہ لوگوں پر مُوثر انداز میں دُعا کرتا تھا اور اُن کو نکالتا تھا اور مجھے زیادہ دیر تک ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہنا پڑھتا تھا اور مجھے محسوس ہُوا کہ میری جسمانی موجودگی کے بغیر بھی میری دُعا میں اثر تھا''۔

دُعا اور روزے کے ذریعے بیداری

ابتدائی کلیسیا میں ہم نے دیکھا کہ دُنیا بھر میں مشنری تحریکوں نے تب جنم لیا جب انطاکیہ کے گرجہ گھر کے لیڈروں نے '' خدمت کا کام انجام دیا اور روزے رکھے''۔ (اعمال 13) اِس کے علاوہ بھی کلیسیا اور گرجہ کی تاریخ یہی بتاتی ہے۔ دُعا اور روزے کے ذریعے ہی عظیم رُوحانی تحریکوں اور بیداریوں نے جنم لیا۔

روزے میں دُعا کرنا سب سے زیادہ موثر تبدیلی لانے اور خُدا کا رُوح پانے کا طریقہ جانا جاتا ہے۔ ایک موقعے پر ویلش تحریک کے دوران، ڈاکٹر آر۔اے۔ٹورے (Torrey) ایک تحریک کیلئے شہر کارڈف (Cardiff) گئے۔ اُنکے جانے سے ایک سال پہلے اعلان کر دیا گیا تھا کہ وہ آئیں گے یہ اعلان سُننے کے بعد ہزاروں وفادار مسیحیوں نے دُعائیں شروع کر دی تھی کہ آر۔اے۔ٹورے کے آنے سے نہ صرف شہر کارڈف (Cardiff) میں تبدیلی آئے بلکہ شہر ویلز (Wales) میں بھی۔

ڈاکٹر ٹورے کہتے ہیں، '' جب ہم شہر کارڈف (Cardiff) پہنچے تو ہم نے کچھ مہینوں تک پینارتھ (Penarth) میں صبح کی عبادات رکھیں۔ پھر بھی ابتداء میں کام آہستہ تھا۔ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم ہوتا، جو شیلے گانے والے تھے۔ لیکن تبدیلی اور رُوحانی قوت کے حصّول کا مظاہرہ کم نظر آتا تھا۔ '' بعد ازاں دُعا اور روزے کا دن مخصوص کیا گیا۔ یہ نہ صرف کارڈف شہر میں ایسا دن مخصوص کیا گیا بلکہ شہر ویلز کے مختلف حصّوں میں بھی ہُوا۔ اُسی سے تبدیلی کی ایک لہر اُٹھی اور خُدا کے زور اور قوت سے سب لوگ بھر گئے۔

1872ء میں جناب مودی کا گرجہ گھر جو شکاگو میں ہے۔ جل خاکستر ہو گیا جب اُس کی دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو

اُسی دوران آرام کی غرض سے مودی انگلستان چلا گیا۔ اُس نے عہد کرلیا تھا کہ وہ لندن میں خُدا کا کلام نہیں سُنائے گا۔ ایک دن وہ گرجا گھر گیا تو پادری صاحب نے اُسکا کلام سُنانے کی درخواست کردی۔ اُس نے اپنے عہد کے برعکس نہ صرف اُس عبادت میں کلام سُنایا بلکہ رات کی عبادت میں بھی کلام سُنانے پر راضی ہوگیا۔ اُس صبح جب وہ پیغام دے رہا تھا تو وہ اپنے دل میں پچھتایا کہ اُس نے رات کو بھی پیغام دینے کا وعدہ کیوں کیا ہے۔ اور پیغام کے دوران لوگ رُوحانی طور پر دکھائی دیتے تھے اُن میں کوئی رُوحانی جوش اور مسرت دکھائی نہ دیتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے اُن کو کلام سُنانا گویا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن خطبے کے بعد ایک خاتون جماعت سے اُٹھ کر اپنی معزور بہن کے پاس گئی اور اُس کو بتایا : ''امیلیہ، تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ آج صبح کی عبادت میں کس نے پیغام دیا!''۔ ''کس نے؟''، ''شکاگو کے جناب مودی''۔ وہ معزور عورت یہ سُن کر متحرک ہوگئی۔ ''اوہ، کیا واقع ایسا ہُوا!''۔ اُس نے کہا، ''میں دو سال سے اِس بات کیلئے خُدا سے دُعا کر رہی تھی کہ وہ جناب مودی کو ہمارے پُلپٹ پر پیغام دینے بھیجے۔ اُس کی بہن نے مزید بتایا کہ آج رات بھی مودی صاحب نے پیغام دینا تھا۔ معزور عورت نے پھر اپنی بہن سے درخواست کی کہ اُسے کمرے میں اکیلا چھوڑ دے اور دروازہ بند کردے اور کسی کو اندر نہ آنے دے اور ہر طرح کی خوراک اور کھانا بھیجنے سے منع کیا۔ مجھے رات کی عبادت کے اختتام تک دُعا اور روزے میں رہنا ضرور ہے تا کہ خُدا اُنکے ذریعے ہمارے درمیان خوب کام کرے!''۔

اِسی رات مودی صاحب نے بے دلی سے دوبارہ پیغام دینا شروع کیا۔ جیسے جیسے اُنھوں نے اپنے مضمون پر بیان شروع کیا۔ جماعت میں ایک تبدیلی سی آنے لگی۔ وہ غور سے سُننے لگے اور وہ خود کو زندہ محسوس کرنے لگے۔ پیغام کے آخر میں مودی صاحب نے سوچا کہ خُدا کے حضور آنے دعوت دینی چاہیئے۔ اُنھوں نے پوچھا: ''جو اپنے آپ کو مکمل طور پر خُدا کے حضور سونپنا اور حوالے کرنا چاہتے ہیں وہ کھڑے ہوجائیں''۔ پانچ سو لوگ ایک دم اپنے قدموں پر کھڑے ہوگئے! مودی یہ دیکھ کر حیران اور پریشان ہوگیا اور سوچا کہ شاید لوگ اُن کی بات سمجھ نہیں سکے۔ اُنھوں نے لوگوں کو دوبارہ بیٹھ جانے کو کہا اور نجات کے پیغام کی دوبارہ وضاحت کی۔ اُس نے پھر دوبارہ لوگوں سے جو خُدا کے حضور اپنے آپ کو مکمل حوالے کرنا چاہتے تھے کھڑے ہونے کو کہا اور دوبارہ پانچ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے! یقیناً پانچ سو لوگوں کا ایک ہی جماعت میں نجات پانا ناممکن لگتا ہے خاص کہ جب وہی لوگ صبح کی عبادت میں سرد پڑے تھے۔

مودی اُس معذور عورت کی دُعا اور روزے سے بے خبر

تھا۔ دوبارہ اُنھوں نے لوگوں کو بیٹھ جانے کو کہا۔ اور دوبارہ سے نجات کے پیغام کو اور اُس کی اہمیت کو واضح کیا۔ اُس کے بعد تیسری دفعہ اُنھوں نے جماعت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ پانچ لوگ دوبارہ کھڑے ہوئے اور دُعائیہ کمرے میں صف بستہ ہونے لگے!۔

اِس طرح دُعا اور روزوں سے لندن کے گرجا گھروں میں بڑی بیداری آئی۔ اور یہ سب ایک واحد شفاعت کرنے والی خاتون کے باعث ہُوا۔ جس نے روزے میں رہ کر دُعا کی!۔ آج کے وقت میں پاک رُوح بلند آواز سے پکار کر دُعا اور روزے کیلئے کہہ رہا ہے۔

ای-ایم-باؤنڈز (E.M.Bounds) کہتے ہیں کہ جب مقدسین دُعا میں صبح شام اور دیر تک نہیں ٹھہرتے تو خُدا کا کلام بھی زندگیوں میں سست روی سے کام کرتا ہے۔ کیا آپ دُنیا میں بیداری لانے کیلئے دن اور رات اگر ایسا ہے تو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں: **"صیون میں نرسنگا پھونکو اور روزے کیلئے ایک دن مقدس کرو۔ مقدس محفل فراہم کرو۔ بزرگوں کو اکٹھا کرو۔ بچوں اور شیرخواروں کو بھی فراہم کرو"**۔ (یوایل 2:15-16)

> جو مسیح کو جانتا ہے وہ اپنی ضرورتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ وہ جو مسیح میں زندگی کو پہچانتا ہے وہ یسوع سے دُوری سے متعلق اپنی موت کے بارے میں بھی جانتا ہے۔

ڈرومت! دُعا کرو!

(Faint Not! Pray On!)

یسوع نے سکھایا، **"ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہیں ہارنا چاہئیے"**۔ (لوقا 1:18) ایک شخص جارج مُولر کے پاس گیا اور کہا کہ وہ اُسکے کچھ معاملات کیلئے دُعا کریں۔ اُس شخص نے یہ بھی کہا کہ اُس نے خُدا سے کئی بار اپنی جماعتوں کیلئے درخواست کی لیکن خاطر خواہ جواب نہ پایا۔ مُولر صاحب (Miller) (عالمِ دین) نے اپنی کتاب نکالی اور اُس شخص کا نام بتایا جس کیلئے وہ پچھلے چوبیس سالوں سے دُعا کر رہے تھے۔ دُعا گو مُولر صاحب نے مزید بتایا کہ اب تک اُنکی دُعا جو وہ اُس شخص کیلئے کرتے تھے قبول نہیں ہوئی لیکن خُدا نے اُسے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ شخص تبدیل ہو رہا تھا اور اُسکا ایمان قائم ہو رہا تھا۔ بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری دُعائیں فوراً قبول ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ابھی ہم اُس کیلئے دُعا کر ہی رہے ہوتے ہیں۔ لیکن کئی دفعہ دُعا کے سُنے جانے میں تاخیر بھی ہوتی ہے۔ لیکن خاص کر جب ہم رحم کیلئے دُعا کرتے ہیں تو خُدا کتنی جلدی جواب دیتا ہے! پولوس رسول کو دیکھیں جب وہ بولا، **"مگر اُٹھ شہر میں جا اور جو تجھے کرنا چاہئیے وہ تجھ سے کہا جائے گا"**۔ (اعمال 6:9) اُسے دُعا کا جواب فوراً مل گیا۔ اِسی طرح محصول لینے والا جب ہیکل میں دُعا کرنے کو گیا تو

فوری جواب پایا۔(لوقا18:10-14) صلیب پر ڈاکو کی مثال دیکھیں، **"پھر اُس نے کہا اے یسوع جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا"**۔ اور اُسے فوراً جواب ملا۔(لوقا23:42-43) پاک کلام میں ایسے بہت سارے واقعات موجود ہیں۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ایسے واقعات بھی ہیں جس میں ایمانداروں نے طویل عرصہ دُعا میں گزارا۔ خُدا اپنے بچوں کے منہ سے اُن کی جماعتوں کیلئے دُعا جو وہ خُدا سے کرتے ہیں سُن کر خوش ہوتا ہے۔ اپنی مشکلات اُس کو بتا کر ہمیں خُدا کے جواب کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے کہ قبولیت کا وقت کون سا ہوگا۔

شہر بنام کنیٹیک (Connecticut) میں ایک ماں تھی جس کا بیٹا فوج میں تھا۔ جب اُس کا بیٹا مسیح کو قبول کئے بغیر ہی چلا گیا تو وہ بہت رنجیدہ رہی۔ ہر روز وہ دُعا میں اُس کیلئے دُعا کرتی۔ بعد ازاں اُس کو خبر ملی کہ اُسکے بیٹے کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ انتقال کر گیا تھا۔ لیکن اُسکی ماں کو معلوم نہ ہوسکا کہ وہ اُسکی موت کس طرح واقع ہوئی؟ بہت سال گزرنے کے بعد ایک دن مرحوم کا ایک دوست خاندان کے ممبران سے کام کے سلسلے میں ملاقات کرنے آیا۔ دیوار پر اُس فوجی لڑکے کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ اُس نے پوچھا، "کیا آپ اِس نوجوان کو جانتی ہیں؟"۔ اُس عورت نے جواب دیا، "یہ نوجوان میرا بیٹا تھا جو جنگ میں مارا گیا"۔ اُس آدمی نے جواب دیا، "میں اُسے جانتا تھا وہ میرے ساتھ کام کرتا تھا"۔ پھر اُس بیٹے کی ماں نے اُس سے پوچھا، "کیا تُم اُس کے آخری لمحات کے حوالے سے کچھ جانتے ہو؟"۔ اُس شخص نے جواب دیا، "میں اُس وقت ہسپتال میں تھا اور آپ کا بیٹا مرتے وقت ایمان کی حالت میں تھا اور اُس کی رُوح اُسی حالت میں اُس کے جسم سے جُدا ہوئی"۔ اب اُس کی ماں کے دل میں اپنے بیٹے کے زندہ ہونے کی اُمید پیدا ہوگئی۔ لیکن وہاں سے گھر جاتے وقت اُسے اطمینان ہوگیا کہ خُدا نے اُسکے بیٹے کے بارے میں اُسکی دُعائیں سُن لیں تھیں۔ پہلے ہی وہ یہ بات جان کر مطمعین ہوگئی کہ اُس کی دُعا سُنی گئی۔ میرے خیال میں ہماری بہت ساری دُعائیں جو ہمیں لگتا ہے کہ سُنی نہیں گئیں۔ وہ ہمارے مرنے کے بعد سُنی جاتی ہیں۔ اگر دُعا سچے ایمان سے کی جائے تو خُدا کبھی ہمیں نا اُمید نہیں کرتا۔ ہمیں خُدا کے وعدوں پر شک نہیں کرنا چاہیئے۔

یسوع کی خاطر

یرمیاہ نے دُعا کی کہ، **"آہ اے خُداوند خُدا! دیکھ تُو نے اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازوں سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے"**۔(یرمیاہ32:17) خُدا کیلئے کچھ مشکل نہیں؛ یہ ایک نہایت حوصلہ افزا بات ہے خدا نے کہا، **"مجھے پکار اور میں تجھے جواب دوں**

گا اور بڑی بڑی اور گہری باتیں جن کو تُو نہیں جانتا تجھ پر ظاہر کروں گا"۔ (یرمیاہ 3:33)

آئیں ہم خُدا سے دُعا کریں اور کہیں کہ ہماری خاطر نہیں بلکہ مسیح یسوع کی خاطر ہماری دُعاؤں کو سُن۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بیٹے اور بیٹیاں تبدیل ہوں تو ہم کو دُعا کرنی چاہیئے کہ مسیح کی خاطر ایسا ہو۔ اگر یہ نیت رکھ کر دُعا کریں گے تو ہماری دُعائیں سُنی جائیں گی۔ اگر خُدا نے مسیح کو اِس دُنیا کیلئے قربان کر دیا تو وہ اور کیا کچھ نہ کرے؟ اگر باپ نے مسیح کو قاتلوں، کفر بکنے والوں، شریروں، گناہ گاروں کی خاطر قربان کیا تو وہ اُن کو جو مسیح کا نام لے کر اُس سے مانگتے ہیں کیا کچھ نہ کرے؟۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ خُدا اپنی خدمت کا کام ہماری خاطر نہیں بلکہ مسیح کی خاطر جس کو اُس نے دُنیا میں بھیجا، بڑھائے اور ترقی دے۔

دُعا کے جواب کی اُمید کرنا

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو جواب کی اُمید بھی رکھیں۔ ہمیں اِس کیلئے انتظار کرنا چاہیئے۔ مجھے یاد ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے قریب جنوبی انگلستان شہروں میں سے ایک میں عبادت کے آخر میں ایک شخص میرے پاس روتا اور کانپتا ہُوا آیا۔ مجھے لگا کہ میں نے کوئی ایسی بات کہی ہوگی جس کا اثر اُس کے دل پر ہُوا ہے اور میں اُس سے پوچھنے لگا کہ وہ کون سی بات تھی۔ پھر میں نے جانا کہ بات کچھ اور تھی۔ "میرے عزیز" میں نے پوچھا، "آخر بات کیا ہے؟"۔

اُس نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور ایک خستہ حال خط نکالا جس پر شاید اُسکے آنسو گرے ہوئے ہوں۔ اُس نے کہا کہ مجھے یہ خط کل رات میری بہن کی طرف سے موصول ہُوا۔ اِس خط میں وہ لکھتی ہے کہ وہ روزانہ رات کو گھٹنوں کے بل ہو کر اُس کیلئے دُعا کرتی ہے۔ میرے خیال میں میں شہر کمبرلینڈ (Cumberland) کی فوج کا بدترین شخص ہوں۔

میں آج مکمل طور پر ٹوٹ چُکا ہوں۔ میری بہن چھ سو میل دُور تھی لیکن اپنے بھرپور ایمان اور سچائی سے مانگی ہوئی دُعا کے ذریعے وہ اپنے بھائی کو تبدیل کر کے گھٹنوں کے بل دُعا کرنے لگی تھی۔ یہ ایک مشکل کام تھا لیکن خُدا نے اُس دُعا گو بہن کی دُعاؤں کا جواب دیا اور وہ شخص ایسے تبدیل ہوا جیسے کمہار کے ہاتھ میں برتن۔ اپنی بہن کی دُعاؤں کے باعث وہ شخص خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو گیا۔ میں وہاں سے تیس میل دُور ایک اور جگہ پر گیا۔ جہاں میں نے یہ کہانی سُنائی۔ ایک نوجوان فوج کا لیفٹیننٹ تھا ایک دم اُٹھ کھڑا ہُوا، "یہ واقع مجھے میری ماں کے آخری خط کی یاد دلاتا ہے۔ اُس نے مجھے بتایا تھا کہ روزانہ رات کو وہ میرے لئے دُعا کرتی تھی۔ وہ مجھ سے التماس کرتی رہی کہ میں خود کو خُدا کے حوالے کر دوں۔ میں نے وہ خط جیب میں رکھ لیا اور سوچا کہ توبہ کرنے کیلئے "ابھی بہت وقت پڑا ہُوا

ھے "۔ اور اگلی خبر جو اُس نے اپنے گھر سے سُنی وہ یہ تھی کہ اُس کی ماں چل بسی ۔ وہ اکیلا جنگل میں نکل گیا اور اپنی ماں کیلئے خُدا سے روتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی چاہی اور اپنے لئے رحم کی درخواست کی ۔ دُعائیہ رفاقت کے وقت روشن چہرے کے ساتھ وہ لیفٹیننٹ بولا، ''میری ماں کی دُعا قبول ہوئی ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری ماں میری تبدیلی دیکھنے کو زندہ نہ رہی ۔ لیکن عنقریب میں اُن سے ملاقات کروں گا''۔ اِسلئے اگر ہم خُدا سے رُو کر اور سچائی سے دُعا کریں تو بے شک ہم زندہ نہ بھی رہیں ہماری دُعائیں ہمارے مرنے کے بعد بھی سُنی جاتی ہیں ۔ میرے مسیحی عزیزو ! دُعا کرتے رہیں اور یاد رکھیں ، **''کیونکہ خُدا سے سب کچھ ہوسکتا ھے "۔**
(مرقس 27:10)

مزدوروں کیلئے دُعا کرنا
(Praying For Labourers)

" اور وہ (یسوع) اُن سے کہنے لگا کہ فصل تو بہت ھے لیکن مزدور تھوڑے ھیں۔ اِسلئے فصل کے مالک کی منت کرو کہ اپنی فصل کاٹنے کیلئے مزدور بھیجے "۔ (لوقا 2:10) خُدا کے پاس مزدوروں کی کمی کا ایک ہی جواب ہے اور وہ جواب دُعا ہے ۔ چونکہ کلیسیا میں ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں جنکے دل خالص اور مخصوص کئے گئے ہیں ۔ اِسلئے مزدوروں کیلئے دُعا کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں ۔

..... خُدا کے لئے خود کو پیش کریں ۔ اُسے رسمی طور پر بتائیں، ''اے خُدا میں حاضر ہوں ۔ میں فصل کاٹنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں اپنے آپ کو تیرے سُپرد کرتا ہوں ۔ میں دُعا کرنے، کھیت میں جانے، اور کام کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ مجھے بتا کہ تُو مجھے کون سا کام دینا چاہتا ہے''۔ وہ آپ کو بتائے گا ۔ وہ سُنتا اور جواب دیتا ہے اور وہ ظاہر بھی کرے گا۔

اگر وہ آپ کو بطور مزدور بھیجے تو شکر گزاری سے قبول کریں اور اُس سے پوچھیں کہ تیاری کے طور پر آپ کو کیا کرنا چاہیئے ۔ خُدا سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ آپ کو کہاں بھیجنا چاہتا ہے ۔ جب آپ تیاری کریں اور جائیں تو یہ آپکی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف اپنے اور خُدا کے کھیت کیلئے جہاں آپ جانے کو ہیں، دُعا کریں بلکہ دوسرے کھیتوں میں بھی مزدوروں کی فراہمی کیلئے دُعا کریں ۔ جب آپ خدمت کے میدان میں قدم رکھیں تو بھی دُعا کریں کہ خُدا اور مزدوروں کو بھی بھیجے ۔

اگر وہ آپ کو دُعا کرنے کا کام سونپتا ہے تو آپ موثر انداز میں نہ صرف مزید مزدوروں کی فراہمی کیلئے بلکہ موجودہ کام کرنے والے خادموں کیلئے بھی دُعا کریں ۔ خُداوند کے سامنے دُعا میں ٹھہریں اور اُس کی ہدایات کے منتظر رہیں کہ کس طرح دُعا کرنی چاہیئے ۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چاہتا ہو کہ آپ کسی ایسے لوگوں کے قبیلے کیلئے دُعا کریں جن تک خُدا

کا کلام نہ پہنچا ہو۔ بنیادی طور پر آپ اِس بات کا خاص طور پر دھیان رکھیں کہ خود کو چُنے ہوئے یا آدمیوں کے چناؤ سے کام کرنے والے مزدوروں کو جو فصل کو خراب کر سکتے ہوں روکیں۔ خُدا سے منت کریں کہ وہ جلد از جلد اپنے چنیدہ مزدوروں کو تیار کر کے کھیت میں بھیجے۔

دُعا کریں کہ نئے آنے والے مزدور جو ابھی تک گناہ میں جکڑے ہوئے اور دُنیاوی چیزوں کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں اِن چیزوں سے آزاد ہو جائیں اور خُدا کی طرف سے مقرر ہوں۔ دُعا کریں کہ خُدا اپنے مزدوروں کو جو اپنے والدین، رشتے داروں یا معاشرتی نظام کے زیر اثر ہو کر خود کو خدمت کیلئے فراہم نہیں کرتے کہ خُدا اُن کو اِن بندھنوں سے آزاد کرے۔ خُدا سے منت کریں کہ وہ اُن حکومتوں کو ہلا دے جو مزدوروں کو اپنے ملک میں داخلے کو مشکل بناتی ہیں۔ جن لوگوں میں مزدور کام کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں دُعا کریں کہ خُدا اُنکے دلوں کو کھولے۔ دُعا کریں کہ لوگوں پر مسیح اور اُسکے کلام کا مکاشفہ ہو۔ دُعا کریں جو اُن نئے ایماندار خالص دودھ کے مشتاق ہوں تا کہ وہ رُوحانی طور پر ترقی کریں۔ دُعا کریں کہ دینے والے مزدور خادم بھی سامنے آئیں۔ دُعا کریں کہ خُدا دینے والے مزدوروں کے دلوں کو مال و دولت کے لالچ سے دُور رکھے۔ دُعا کریں کہ خُدا اُنکے وسائل کو بڑھائے تا کہ وہ اور زیادہ دیں۔ دینے والوں کے وسائل کو شریروں سے حفاظت کیلئے دُعا کریں۔ خُدا سے منت کریں کہ وہ خدمت کے کام کیلئے وسائل کو بڑھائے۔ اگر آپ دُعا کرنے والے خادم ہیں تو بھی آپ دینے اور کھیت میں جانے کی خدمت سے مستثنیٰ نہیں۔

ہم مسیح کی دوسری آمد کے دور میں جی رہے ہیں۔ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ خُدا کرے کہ اُس کے لوگ بیدار ہوں، اپنے تمام گناہوں اور دُنیاوی باتوں کو ایک طرف چھوڑ کر خود کو خُدا کیلئے مخصوص کریں اور سچے خادم بنیں تا کہ خُدا کے پاس کھیت میں جانے، دُعا کرنے اور دینے کیلئے لاکھوں مزدور ہوں اور پھر خُدا کے کلام کی منادی کا کام مکمل ہو اور مسیح اِس دُنیا میں آ سکے۔ آمین۔

خُداوند دُعا کا جواب دیتا ہے

(The Lord Answers Prayer)

ہمارے داماد بنام جسٹن نے 2006 میں کالج کی تعلیم مکمل کی اور پھر وہ ہماری بیٹی (سارہ) ہمارے گھر میں آ کر ہمارے ساتھ رہنے لگے۔ اُسی دوران اُن کے ہاں بیٹی کی ولادت ہوئی اور یوں اپنی ننھی نواسی کے ساتھ وقت گذارنے کا مجھے موقع ملا۔ بچی کی پیدائش کے چھ ماہ بعد جسٹن گھر سے دو سو میل دُور ایک کمپنی میں ملازمت ملی۔ اگرچہ میں خُداوند کا اِس اچھی ملازمت کیلئے شکر گذار تھا۔ لیکن میں افسردہ بھی تھا کہ میں اور میری بیوی ہر روز اپنی نواسی سے نہیں مل پائیں گے جبکہ وہ ہم سے دُور چلے

جائیں گے۔ اُن کے رُخصت ہونے سے ایک رات قبل میں اکیلا اُس جگہ پر چہل قدمی کر رہا تھا جہاں اُن کا سامان ٹرک پر روانگی کیلئے لدا ہُوا پڑا تھا۔ میں خُداوند سے اُن کیلئے دُعا کرنے لگا کہ خُدا اُنہیں باحفاظت منزل مقصود تک پہنچائے اور خُدا اُنہیں رُوحانی اور جسمانی برکات سے نوازے کیونکہ وہ زندگی کے نئے دور میں داخل ہونے جا رہے تھے۔

یہ بہت پُرسکون گرمیوں کی رات تھی میں جب دُعا کر رہا تھا تو آسمان کی طرف دیکھنے لگا جو ستاروں سے بھرا ہُوا تھا۔ "تو خُدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے"۔ (فلپیوں 4:7) مجھے یہ سوچ کر کہ جس نے یہ سب ستارے اور اتنی بڑی کائنات بنائی ہے وہ میری بیٹی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کرے گا۔ جب ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں اُس کی بڑی قدرت اور قوت کا پتہ چلتا ہے جو ہماری ہر ضرورت کی پرواہ اور فکر کرتا ہے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ خُدا اِس سلسلہ میں ہماری یسعیاہ نبی کی معرفت یوں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

"اپنی آنکھیں اُوپر اُٹھاؤ اور دیکھو کہ اُن سب کا خالق کون ہے؟ وہی جو ان کے لشکر کو شمار کر کے نکالتا ہے اور اُن سب کو نام بنام بُلاتا ہے۔ اُس کی قدرت کی عظمت اور اُس کے بازو کی توانائی کے سبب سے ایک بھی غیر حاضر نہیں رہتا۔ پس اے یعقوب! تُو کیوں یوں کہتا ہے اور اے اسرائیل! تُو کس لئے ایسی بات کرتا ہے کہ میری راہ خُداوند سے پوشیدہ ہے اور میری عدالت میرے خُدا سے گذر گئی؟ کیا تُو نہیں جانتا؟ کیا تُو نے نہیں سُنا کہ خُداوند خُدائی ابدی اور تمام زمین کا خالق تھکتا نہیں اور ماندہ نہیں ہوتا؟ اُس کی حکمت ادراک سے باہر ہے۔ وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا ہے اور ناتوانوں کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے۔ نوجوان بھی تھک جائیں گے اور ماندہ ہوں گے اور سورما بالکل گر پڑیں گے۔ لیکن خُداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِنو زور حاصل کریں گے وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے"۔

(یسعیاہ 40:26-31)

خُدا کی قدرت اور محبت

اے دوست! آپ کی راہیں خُداوند سے چھپی نہیں ہیں۔ وہ آپ کے اور آپ کے حالات کے بارے میں جانتا اور فکر کرتا ہے۔ ستارے پہاڑ اور سمندر اُس کی حیرت انگیز کاریگری جو اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ہمارے لئے ناقابلِ یقین قوت اور قدرت رکھتا ہے۔ یرمیاہ اُس کی قدرت کو یوں بیان کرتا ہے: "آہ اے خُداوند خُدا! دیکھ تُو نے اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ تو ہزاروں پر شفقت

کرتا ھے اور باپ دادا کی بد کرداری کا بدلہ اُن کے بعد اُن کی اولاد کے دامن میں ڈال دیتا ھے۔ جس کا نام خُدای عظیم و قادر رب الافواج ھے۔ مشورت میں بزرگ اور کام میں قدرت والا ھے۔ بنی آدم کی سب راھیں تیری زیر نظر ھیں تاکہ ھرایک کو اُس کی روش کے موافق اور اعمال کے پھل کے مطابق اجر دے"۔

(یرمیاہ 32:17-19)

عزیزو! یرمیاہ نبی اور یسعیاہ نبی دونوں ہی خُدا کی قدرت اور محبت سے شادمان ہیں۔ خُدا جو آسمان اور زمین کو بنانے کی قدرت رکھتا ہے وہی ہمارے لئے محبت اور رحم سے بھرا ہے۔ داؤد نبی اِس سچائی پر اِس طرح زور دیتا ہے: "اِس لئے کہ تُو یارب! نیک اور معاف کرنے کو تیار ھے اور اپنے سب دُعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ھے۔ اے خُداوند! میری دُعا پر کان لگا اور میری منت کی آواز پر توجہ فرما۔ میں اپنی مصیبت کے دن تجھ سے دُعا کروں گا کیونکہ تُو مجھے جواب دے گا۔ یارب معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ھیں۔ یارب! سب قومیں جن کو تُو نے بنایا آکر تیرے حضور سجدہ کریں۔ اور تیرے نام کی تمجید کریں۔ کیونکہ تُو بزرگ ھے اور عجیب و غریب کام کرتا ھے تُو ھی واحد خُدا ھے"۔ (زبور 86:5-10)

اِسی طرح پطرس رسول بھی خُدا کی محبت اور قدرت کو جو وہ ہمارے لئے رکھتا ہے۔ یوں بیان کرتا ہے: "پس خُدا کے قوی ھاتھ کے نیچے فروتنی سے رھو تاکہ وہ تمھیں وقت پر سر بلند کرے اور ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُسکو تمھاری فکر ھے"۔ (1-پطرس 5:6-7)

خُداوند ہماری دُعاؤں کا جواب دیتا ہے

ہمارا ادارے کا یہ شمارہ دُعا کے بارے میں ہے اور ہماری دُعاؤں کی بنیاد ہمارا ایمان ہے جو ہماری بے حد فکر کرتا اور ہماری ضروریات پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اُس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دُعا میں خُدا کو ہم اپنی خواہشات بتائیں یا یہ کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ باالفاظ دیگر ہم صرف خُدا کو اپنی خواہشات بتانے یا اُسے اپنے لئے کچھ کرنے کی ہدایات نہ دیں۔ خُدا ہی دُعا کا نقطہ ءآغاز ہے۔ نا کہ ہماری ذات۔ دُعا کے مراکز اُس کی مرضی۔ اُس کے مقاصد، اُس کی محبت اور اُس کا جلال ہیں۔ جس طرح یسوع نے ہمیں سکھایا: "تیری بادشاھی آئے اور جس طرح تیری مرضی آسمان پر پوری ھوتی ھے زمین پر بھی ھو"۔ (متی 6:10)

تاہم خُداوند ہمیں ضرور دُعا مانگنے کا خاص حق دیتا ہے تاکہ ہم اُس کی محبت اور قوت پر تکیہ اور بھروسہ کرتے ہوئے اپنی دُنیاوی اور رُوحانی ضروریات کیلئے دُعا مانگیں اور اُس کی تلاش کریں۔ جس طرح دُعا کے بارے میں یسوع نے

سکھایا: "**ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا .....**"۔ (متی 6:11-13) خُدا سے ایسی چیزیں ہم بڑے ایمان سے مانگتے ہیں کیونکہ ہمارا خُدا بڑا عظیم ہے اور بطور ہمارے آسمانی باپ اُس پیار بڑا ہے۔ "**اور جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تُم کو مل جائے گا**"۔ (متی 21:22)

بائبل مقدس ہمیں بڑی سچائی سے ہمیں بارہا بتاتی ہے کہ خُدا اُن لوگوں کی دُعاؤں کا جواب دیتا ہے جو دُعا کے ذریعہ اُسے تلاش کرتے ہیں۔ وہ ہماری ہر طرح کے موقع اور حالات میں ہر طرح کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ پاک کلام میں دُعاؤں کا جواب ملنے کے بارے میں کئی شاندار مثالیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:-

دُعا کے جواب میں وہ جیون ساتھی مہیا کرتا ہے۔
(پیدائش 24:12-14)

دُعا کے جواب میں وہ بانجھ عورت کو اولاد والی بناتا ہے۔
(پیدائش 25:21؛ 1-سموئیل 1:27؛ لوقا 1:13)

دُعا کے جواب میں وہ دُشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔
(2-سلاطین 19:15؛ زبور 6:9-10)
(فلپیوں 10:19) (رومیوں 15:30-31)

موسیٰ نبی کی دُعا سے بنی اسرائیل پر خُدا کا غضب رُک گیا۔ (استثنا 9:20,26؛ ایوب 42:8)

دُعا کے جواب میں وہ قوت اور حوصلہ دیتا ہے۔
(نحمیاہ 6:9؛ لوقا 22:41-43)

دُعا کے جواب میں وہ شہروں کو برکتیں دیتا ہے۔
(یرمیاہ 29:7)

دُعا کے جواب میں وہ راہنمائی کرتا ہے۔ (یرمیاہ 31:9)

دُعا کے جواب میں وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔
(2-سلاطین 4:33) (اعمال 9:40)

دُعا کے جواب میں وہ قیدیوں کو رہائی بخشتا ہے۔
(2-تواریخ 33:9-13)

وہ رُوحانی حقائق جاننے کیلئے آنکھیں کھولتا ہے۔
(2-سلاطین 6:17؛ افسیوں 1:16-19)

وہ خطروں سے بچاتا ہے۔
(نحمیاہ 2:14-20؛ 4:9؛ عزرا 8:21-23)

وہ دوبارہ تعمیر کرنے کے لائق بناتا ہے۔ (نحمیاہ 2:20)

وہ اُمید دلاتا ہے۔ (عزرا 10:1-2)

وہ عمر بڑھاتا ہے۔ (2-سلاطین 20:2)

وہ کامیابی عطا کرتا ہے۔ (نحمیاہ 1:11؛ 2:8)

وہ گناہ معاف کرتا ہے۔ (2-تواریخ 7:14)

وہ گناہ گاروں کو بحال کرتا ہے۔ (لوقا 22:32)

وہ اپنی رُوح انڈیلتا ہے۔ (اعمال 4:31؛ 8:15)

وہ دلیری دیتا ہے۔(اعمال 4:31؛ افسیوں 6:19-20)

وہ خدمت کیلئے لوگوں کو چُنتا ہے۔

(اعمال 6:6؛ 13:3)

وہ نجات کیلئے راستہ کھولتا ہے۔

(اعمال 10:1؛ رومیوں 10:1)

وہ خدمت کیلئے دروازے کھولتا ہے۔(کلسیوں 4:2-4)

وہ خاص مدد فراہم کرتا ہے۔ (اعمال 9:11-12)

وہ شفا دیتا ہے۔(اعمال 28:8؛ یعقوب 5:14-16)

وہ لوگوں کی ایمان میں پختہ ہونے میں مدد دیتا ہے۔

(2- کرنتھیوں 13:9؛ فلپیوں 4:12)

وہ پیار بڑھانے کا باعث بنتا ہے۔

(فلپیوں 1:9-10؛ 1- تھسلنیکیوں 3:12)

وہ ہمیں سکون اور تازگی سے بھرتا ہے اور ہمارے دل کی حفاظت کرتا ہے۔(فلپیوں 4:7)

وہ پاک کرتا ہے۔

(1- تیمتھیس 4:5؛ 1- تھسلنیکیوں 3:13)

وہ معجزے کرتا ہے۔(اعمال 12:5-17؛ 16:25-34)

وہ حکمت دیتا ہے۔(یعقوب 1:5)

وہ بدلہ دیتا ہے۔(متی 6:6)

وہ روزمرّہ کی ضروریات پوری کرتا ہے۔(متی 6:11)

وہ ہمیں آزمائشوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

(متی 6:13؛ 26:41)

وہ اچھی نعمتیں دیتا ہے۔(متی 7:11)

وہ ہم پر اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے جس سے ہماری خُدا پرستانہ اور پھل دار زندگی بن جاتی ہے۔

(کلسیوں 1:9-11)

ہمارا خُداوند بلاشبہ ہماری دُعائیں سُنتا اور جواب دیتا ہے جس کو زبور نویس یوں بیان کرتا ہے۔ **"کیونکہ خُداوند خُدا آفتاب اور سپر ہے۔ خُداوند فضل اور جلال بخشے گا۔ وہ راست رُو سے کوئی نعمت باز نہ رکھے گا"۔** (زبور 84:11-12)

پولوس رسول بھی بتاتا ہے کہ خُدا دُعا کے وسیلہ سے کیا کچھ کرتا ہے۔ **"اب جو ایسا قادر ہے کہ اُس قدرت کے مُوافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کرسکتا ہے ....."**۔(افسیوں 3:20-21) بلاشبہ پولوس رسول اپنا بہت زیادہ وقت دُعا مانگنے میں گذرتا تھا۔ اِسلئے وہ ہمیں بھی خود کو دُعا کیلئے وقف کرنے کو کہتا ہے۔

(کلسیوں 4:2؛ رومیوں 12:12؛ افسیوں 6:18؛ 1- تھسلنیکیوں 5:17)

مانگو تو دیا جائے گا

کتنے افسوس کی بات ہے کہ کئی خُدا کے لوگ دُعا میں اُس کے ساتھ کافی وقت نہیں گذارتے۔ وہ اُس کے شاندار جوابوں سے اِس لئے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ وہ دُعا میں اُس سے مانگتے نہیں۔ جس طرح یعقوب رسول کہتا ہے:

"..... تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں"۔ (یعقوب 2:4) اور دوسری طرف مسیح یسوع یوں کہتا ہے: "مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا"۔ (متی 7:7) خُداوند ہمیں دُعا مانگنے کو کہتا ہے۔ اِس لئے جب ہم اُس کی مدد کے طلب گار ہوتے اور اُسے تلاش کرتے ہیں تو وہ اپنے وعدوں میں وفادار سچا اور مہربان ہے۔ جب ہم اُس کے نزدیک جاتے ہیں تو وہ ہمارے نزدیک آتا ہے۔ (یعقوب 8:4) بلاشبہ وہ راست اور پاک خُدا ہے۔ وہ ہمیں گناہ میں زندگی بسر کرتے رہنے سے دُعاؤں کا جواب نہیں دیتا۔ "کیونکہ خُداوند کی نظر راست بازوں کی طرف ہے اور اُس کے کان اُن کی دُعا پر لگے ہیں"۔ (1-پطرس 12:3) ہمیں اپنی زندگیوں کو خُدا کی مرضی جاننے اور اُن سے خُدا کے جلال کو ظاہر کرنے کی پورے دل سے فکر ہونی چاہیئے۔ ہمیں اپنی زندگی خُدا کو اپنا کام اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرنے کیلئے دیتے ہوئے اپنی دُعاؤں کا جواب اپنے وقت اور طریقے سے دینے کیلئے انتظار کرنا چاہیئے۔ ہمیں خُدا کے حضور یسوع کے وسیلہ سے دُعا کے جواب کے حصول کیلئے پورے ایمان اور بھروسہ سے جانا چاہیئے۔

"..... تمہارا آسمانی باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا"۔ (متی 11:7) "پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرتا ہے"۔ (عبرانیوں 16:4)

دُعا میں ٹھہرنا

(Press On - Hold On In Prayer)

یسوع نے اصرار کرنے کو دُعا کی امتیازی خوبی بتایا ہے۔ ہمیں صرف دُعا ہی نہیں کرنی بلکہ پوری توجہ سے اور بار بار اصرار کرتے ہوئے دُعا کرنی ہے اور ایک بار نہیں بلکہ کئی بار دُعا کرنی ہے۔ ہمیں دُعا سے تھکنا نہیں ہے۔ بلکہ بار بار دُعا کرنی ہے جو کچھ ہم خُدا سے مانگتے ہیں اُس کیلئے ہمارے دل میں گہرا لگاؤ اور سچائی پائی جانی چاہیئے۔ اِس بات کے بارے میں یسوع نے بڑے سادہ الفاظ میں بتایا ہے کہ کامیاب دُعا کا راز درخواست کی شدت پر مبنی ہے۔ یسوع نے لوگوں کو تمثیل میں کہا کہ دُعا جب بھی کرو پورے دل، پوری قوت اور دلیری سے کرو۔

پھر اُس نے اِس غرض سے کہ ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہیئے۔ اُن سے یہ تمثیل کہی، "کہ کسی شہر میں ایک قاضی تھا جو خُدا سے ڈرتا تھا نہ آدمی کی پرواہ کرتا تھا۔ اُسی شہر میں ایک بیوہ تھی جو اُس کے پاس آکر روزانہ کہا کرتی

تجھی کہ میرا انصاف کر اور مجھے مدعی سے بچا۔ اُس نے کچھ عرصہ تک تو نہ چاہا لیکن آخر اُس نے اپنے جی میں کہا کہ گو میں نہ خُدا سے ڈرتا ہوں اور نہ آدمیوں کی کچھ پرواہ کرتا ہوں تو بھی اِسلئے کہ یہ بیوہ مجھے ستاتی ہے میں اِسکا انصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بار بار آکر آخر کو میرے ناک میں دم کردے۔خُداوند نے کہا سُنو یہ بے انصاف قاضی کیا کہتا ہے۔ پس کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں۔اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟ میں تُم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد اُن کا انصاف کرے گا۔ تو بھی جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟"

(لوقا 18:1-8)

نا اُمیدی کے وقت

غریب عورت کا مقدمہ نہایت نا اُمیدی والا کیس تھا۔ اِس کی مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ التجا بار بار کرنے کی وجہ سے اُمید اور مایوسی کے ماحول میں کامیابی حاصل کی جب کہ وہاں ایسی کوئی اُمید نظر نہیں آتی تھی۔ اِس مثال سے ہم سیکھتے ہیں کہ دُعا میں دلیری اور مسلسل جدوجہد کرنے سے دُعا سُنی جاتی ہے۔ تمثیل کے آغاز میں لکھا ہے :

"پھر اُس (یسوع) نے .....ہر وقت دُعا کرنے اور ہمت نہ ہارنے کے بارے میں اُن سے یہ تمثیل کہی"۔ (لوقا 18:1) خُدا جانتا ہے کہ انسان جلد ہمت ہار جاتا ہے۔ اِس لئے خُدا نے ہمیں اِس تمثیل سے اصرار کرنے کی شاندار تصویر دکھائی ہے۔ وہ عورت جو بوڑھی بیوہ اور کمزور بے یارو مددگار ہونے کے باوجود مستقل مزاجی سے قاضی کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرنے سے باز نہ آئی۔ بالآخر بے انصاف قاضی کو انصاف کرنے پر مجبور کردیا۔ یوں اُس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ کیا دُعا میں اصرار کرنے کی ضرورت اُس کی قوت سے بڑھ کر اور کوئی چیز دُعا کو خوبصورت بنا سکتی ہے؟ ایسی دُعا ہر قسم کی رکاوٹ کو دُور کرتی ہے۔ ہر مخالف قوت پر غالب آتی گویا کہ ہر ناقابل تسخیر رکاوٹ کو ختم کردیتی ہے۔ ہم دُعا کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔ اصرار کرنے والی دُعا سے ہر چیز ممکن ہوجاتی ہے۔ یہی مسیح یسوع کی تعلیم ہے۔

دوسری تمثیل جو یسوع نے کہی، اِس سچائی کو مزید مضبوط بناتی ہے۔ ایک آدمی جو آدھی رات کو اپنے دوست کے گھر روٹی مانگنے جاتا ہے۔ اُسکی یہ درخواست دوستی اور ضرورت کی بنیاد پر تھی۔ لیکن اُسکو شرمندہ ہونا پڑا اور اُسے روٹی نہ ملی لیکن وہ صبر سے وہاں ٹھہرا رہا۔ اپنی ضرورت (روٹی) کیلئے اپنے دوست سے اصرار کرنے سے باز نہ آیا جب تک اُسے روٹی نہ مل گئی۔ ہماری خالص اور سچی مناجات اور التجائیں قبول ہوتی ہیں جہاں ہماری انسانی کوشش بے کار ہوجاتی ہیں۔

ایک اور تمثیل جو کہ کنعانی عورت کی ہے یہ ایک زبردست تمثیل ہے جس میں انکساری اور ضرورت دونوں نظر آتے ہیں۔ کنعانی عورت مشکل میں تھی یسوع کے پاس آئی۔ یسوع نے اُس کی موجودگی کو رد کرتے ہوئے اُس کی التجا نہ سُنی۔ اُس کی شخصیت کی حقارت کرتے ہوئے اُسے کتوں سے تشبیہ دی۔ لیکن عورت نے اِس بدسلوکی کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اپنی فروتنی اور مستقل مزاجی کے ساتھ اصرار (ناقابلِ تسخیر) کرتی رہی اور بالآخر اپنی التجا یسوع سے قبول کروانے میں کامیاب اور کامران ہوگئی۔ خُدا کا بیٹا یسوع اُسکے رویہ سے بے حد متاثر ہُوا اور کہا: **"اے عورت! تیرا ایمان بہت بڑا ہے جیسا تُو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو"**۔ (متی 28:15) یسوع عورت کے بڑے ایمان سے اصرار کرنے کی وجہ سے اُسکی التجا قبول کرنے کیلئے راضی ہوگیا۔ **"پس کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں۔ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟"** (لوقا 7:18) یسوع نے اصرار کرنے کی خاصیت کو دُعا کا ایک خاص جُز قرار دیا ہے۔ خاص شرط ہے یہ کنعانی عورت کا اصرار ایک مثالی اصرار تھا۔ اُسکا ایمان اور توکل اُس میں شامل تھا۔ عورت میں صبر و تحمل۔ برداشت اتنی زیادہ تھی کہ وہ ہمیں پُرانے اولمپک کے کھیلوں میں بھی نظر نہیں آتی۔

اصرار کرنے کے بارے میں ہمیں سب سے پہلے درس پہاڑی واعظ میں ملتے ہیں۔ **"مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا"**۔ یہ وہ اقدامات ہیں جو ہمیں پہلے کرنے کو کہے گئے ہیں۔ اور پھر **"کیونکہ جو مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسے کے واسطے کھولا جائے گا"**۔ (متی 7:7-8) اگر ہم متواتر دُعا نہیں کریں گے تو ہمیں اُن دُعاؤں کا جواب بھی نہیں ملے گا۔ مسلسل اصرار کرتے رہنا بھی دُعا کی ایک خاصیت ہے۔ بے چینی کے ساتھ مانگتے رہنا، بے چینی کے ساتھ تھام لینا، بے چین خواہش اور مستقل صبر اصرار کرنے والی دُعائیں، کوئی واقع اور کوئی کارکردگی نہیں۔ ضرورت نہیں بلکہ مجبوری اور حاجت مندی ہیں۔ یہ ایک خاص چیز ہے۔ دُعا بہت اعلیٰ ترین چیز ہے اِس سے بڑی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ رویّہ ہے جو خُدا سے کُشتی لڑنے والے کا ہے۔ یہ ایمان کی آزمائش۔ مقابلہ اور ایمان کی فتح ہے۔ یہ فتح ہمیں اپنے دُشمن (ابلیس) سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اُسکی (خُدا) طرف سے جو ہمارے ایمان کو آزماتا اور جانچتا ہے تاکہ وہ ہمارے ایمان کو مضبوط کرے اور بڑھائے۔ وہ ہمارے ایمان کی آزمائش کرتا ہے تاکہ ہم زیادہ مضبوط ہوں۔ اِس سے ہم

نئے دور۔ نئی رُوح۔ مذہب کی نئی زندگی اور فوجی سپاہی کی تربیت کا تجربہ کرتے ہیں۔

جانفشانی۔ فوری عمل کرنے۔ سرگرم ہونا

بائبل مقدس نہیں کہتی کہ ہم انتھک جدوجہد کے وسیلہ بلند پایہ کی رُوحانیت حاصل کرسکتے ہیں ۔ پاک کلام میں احمقانہ خواہشات ۔ بے ذوق جدوجہد ۔ سست روی کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی ایسی باتوں کی کوئی گنجائش ہے۔ اِسکے برعکس جانفشانی فوری عمل کرنے اور سرگرم ہونے کو کہا گیا ہے۔ پُر جوش خواہشات۔ جوشیلا پن۔ تازہ دم اصرار خُداوند کو پسند ہے۔ خُدا اپنے لئے ایسے بچے چاہتا ہے جو دُعا مانگنے میں مستعد اور اپنی جدوجہد میں دلیری سے ثابت قدم ہوں۔ دُعائیں جانفشانی کے ساتھ ضرور اور سرگرم ہونی چاہئیں۔ آگ کے شعلہ کی مانند بھڑکتی، جذبات سے بھری اور پُرشوق دُعائیں آسمان پر خوشیاں لاتی ہیں۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُسکے بچے غیر اصلاح پذیر دُعاؤں میں ثابت قدمی سے مستعد رہیں اور دلیری سے کوشش کرتے رہیں۔ آسمان پر ایسی دُعائیں جو آدھے دل سے کی جائیں یا بحث وتکرار پر مبنی ہوں سُنی نہیں جاتیں نہ ہی ایسی دُعاؤں کا جواب آتا ہے۔ ہماری ذات پورے طور پر دُعا میں محو اور مگن ہونی چاہئیے۔

ہمیں جان نوکس (John Knox) (عالم دین) کی طرح کہنا اور محسوس کرنا چاہئیے: ''مجھے اسکاٹ لینڈ دے دے یا پھر موت دے دے''۔ ہمارے تجربات اور انکشافات جو ہمیں حاصل ہوتے ہیں وہ پیش قیمت قربانیوں، پیش قیمت ٹھوکروں اور پیش قیمت دُعاؤں کی بدولت ہی حاصل ہوتے ہیں ۔ پوری رات دُعا مانگنے کے واقعہ کو کبھی بھلایا نہیں جائے گا جس کی وجہ سے خُدا نے عیسو کا رویّہ اور کردار اور یعقوب کا چال چلن تبدیل کردیا۔ جس کے اثرات اُسکی پوری قوم پر ہوئے ۔ بچانا اور اُسکی زندگی کے جس حصّہ میں ہم پُر اصراری دُعائیں مانگتے ہیں تو اُس دور میں یہ دُعائیں ہماری زندگی کی سخت ترین جگہوں کو کاٹتی ہیں جس طرح ہیرا سخت چیزوں کا کاٹتا ہے ۔ اور دلوں پر ایسے ان مٹ نشان چھوڑ جاتی ہیں جو ہمیں زندگی بھر یاد رہتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کا شاندار دور ہوتا ہے۔ یہ یادگار پتھر کی طرح ہوتا ہے۔ جہاں سے ہماری زندگی مستحکم۔ مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔ دُعاؤں کی یہ حالت ہماری زندگی میں دوبارہ بھی آسکتی ہے۔ دُعا کے دوران ہمیں اپنی ضرورت والے معاملہ پر زور دینا چاہئیے نا کہ ایک ہی بات کو بار بار دُوہرا کر وقت ضائع کرنا چاہئیے ۔ ہم ایک درخواست کو پیش کرنے کے بارے میں یہ نہ سوچیں کہ ہم نے اِسے کتنی بار مانگا ہے بلکہ ہمیں اپنے اصرار پر غور کرنا چاہئیے ۔ دُعا میں ہمارا دل وجان ہوتا ہے۔ اِس لئے ہم اُسے چھوڑ نہیں سکتے ۔ ہم ''بڑی ثابت قدمی'' سے دُعا مانگتے ہیں۔ ہم اپنی دُعاؤں سے چمٹے رہتے ہیں

کیونکہ اُن کے سہارے ہم زندگی گذارتے ہیں۔ ہم اپنی التجاؤں پر اتنا زور دیتے ہیں کہ اُسے زندگی اور موت کا سوال بنالیتے ہیں۔ اصراری دُعا پر زور دینے کی اہمیت کو جاننے کیلئے ہم پاک کلام میں دو واقعات پڑھتے ہیں۔ (پیدائش 18:23-32) ہوسکتا ہے کہ ابراہام نے سدوم شہر کو اِسلئے کھودیا کیونکہ اُس نے اصراری دُعا مانگنے کا موقع کھودیا۔ یوآس جنگ میں ہار گیا کیونکہ اُس نے خُدا کے بندے الیشع کے کہنے کے مطابق تیروں کو زمین پر پانچ بار مارنے کے بجائے تین بار مار دے۔

(2-سلاطین 13:18-19) اِن مثالوں سے ہم سیکھتے ہیں کہ خُدا اور انسان کے سامنے ثابت قدم رہنا کتنا ضروری ہے۔ دُعا کی ایک اور مثال ہم دیکھتے ہیں۔ اگر ایلیاہ نبی کی دُعا کمزور ہوتی تو بارش نہ ہوتی۔

(1-سلاطین 18:42-45) اگر یعقوب ساری رات بستر پر دُعا نہ کرتا تو اگلے روز اُس کی ملاقات عیسو ہے سے نہ ہوتی۔ (پیدائش 32:24-30) اگر کنعانی عورت حلیم بن کر یسوع سے التجا کرنا چھوڑ دیتی تو اُس کا غم زدہ گھرانہ بیٹی کی شفایابی سے منور نہ ہوجاتا۔

دُعا کرو کبھی ہمت نہ ہارو

یسوع نے ہمیں دُعا مانگنے کا مقصد دیا ہے۔ "دُعا کرو اور ہمت نہ ہارو"۔ یہ ہمارے ایمان کا امتحان ہے۔ ہماری تکلیف دہ آزمائش اور لمبے انتظار کے بعد جلیل القدر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ پُرانے عہد نامے کے نبیوں نے ہمیں مسلسل اور پُر اصرار دُعاؤں کے فائدے اور ضرورت سیکھائی ہے۔ دُعا گو انسان کو اُمید۔ ایمان اور دُعا مانگنے میں مضبوط ہونا چاہیئے۔ اُنہیں خُدا کے وقت کا انتظار کرنا۔ آگے بڑھنا اور دُعا کرنے میں سنجیدہ ہونا آنا چاہیئے۔ ابراہام نے ہمارے لئے مثال چھوڑی کہ وہ کس قدر دُعا میں شفاعت کرتا رہا، کس طرح اُس نے تکرار کے بعد سدوم اور عمورہ کو بچایا۔ اگر وہ مانگنے میں کمزور پڑجاتا تو وہ حاصل نہ کرپاتا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو مانگتا نہیں وہ پاتا نہیں۔ موسیٰ نے پُر زور دُعاؤں کے بارے میں سیکھایا۔ موسیٰ اسرائیل کیلئے چالیس دن اور چالیس رات دُعا اور روزے میں رہا۔ بالآخر اُس کی اصراری دُعا سُنی گئی۔ یسوع نے پُرانے عہد نامہ کے اُصولوں (پختہ) یعنی" دُعا مانگنا اور انتظار" کرنے کو اپنی تعلیم اور زندگی کے عملی نمونہ سے سکھایا۔

کتنی عجیب بات ہے کہ خُدا کا اکلوتا بیٹا جو کہ اپنے باپ کے خاص کام کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے زمین پر آیا اُس کی زندگی کا حتمی مقصد اپنے باپ کے کام کو پورا کرنا تھا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ وہ بھی دُعا کے عمل کے ماتحت تھا۔ اُسکی اصراری دُعاؤں کی وجہ سے ہی اُسے عظیم ترین برکات حاصل ہوئیں۔ اگر وہ اصراری دُعائیں نہ کرتا تو اُسکی زندگی میں تبدیلی کا عمل وقوع پذیر نہ ہوتا اور مزید یہ

کہ اُسکے رُوحانی مشن اور زندگی میں بڑے بڑے معجزات اور پُرزور کام رُونما نہ ہوتے۔ یسوع کے رات بھر دُعا میں ٹھہرنے کی وجہ سے اُسے صلیبی موت پر فتح حاصل ہوئی۔ چارلس سپرجن (Chales Spurgeon) (عالم دین) کہتے ہیں کہ مانگنا آسمانی بادشاہی کا اُصول ہے۔ **"مانگو تو تُم کو دیا جائے گا"**۔ یہ وہ اُصول ہے جو سب پر لاگو ہے۔ ہمارا یسوع مسیح منجی خاندان کا بڑا بھائی ہے لیکن خُدا نے یسوع کیلئے بھی اِس اُصول کو قائم رکھا۔ یاد رکھیں یہواہ نے اپنے بیٹے سے کہا: **"مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کیلئے اور زمین کے انتہائی حصّے تیری ملکیت کیلئے تجھے بخشوں گا"**۔ (زبور 8:2) جب خُدا کا مقدس اور بادشاہ بیٹا اِس اُصول سے مستثنیٰ نہیں ہُوا تو میں اور آپ اِس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہم پر یہ اُصول لاگو نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ میرے خیال میں ہمارے لئے دُعا سے مستثنیٰ ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی یہ اُصول ہمارے حق میں ہے۔ خُدا نے الیشع نبی کو برکت دی اور اسرائیل پر بارش برسی لیکن اُسے بارش کے حصول کے لئے دُعا مانگنا پڑی۔ سموئیل نے بنی اسرائیل کی ترقی کے لئے خُدا سے دُعا کی۔ (1-سموئیل 7:3-13) دانی ایل نبی نے بنی اسرائیل کی آزادی کیلئے دُعا کی۔ خُدا نے پولوس رسول کو قوموں کی تبدیلی کے لئے استعمال کیا۔ خُدا نے اِس بڑی خدمت اور کام میں اُسے برکت اور کامیابی دی کیونکہ اُس نے بے حد دُعائیں کیں۔ چارلس سپرجن کے خطوط پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اُس نے مانگے بغیر خُدا سے کچھ حاصل کرنا ناممکن سمجھا۔ اگر آپ مانگنے سے سب کچھ پالیں اور دُعا کے بغیر کچھ نہ پاسکیں تو میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ انتہائی زندہ (حیات بخش) دُعائیں ہوں گی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھرپور اور پُرزور دُعائیں مانگیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری دُعا اِسلئے ناکام ہوجاتی ہیں کیونکہ اُن میں ایسی ثابت قدمی نہیں ہوتی جس میں آگ اور قوت پائے جاتے ہوں۔ ثابت قدمی دُعا مانگنے کا نچوڑ ہے۔ یسوع مسیح نے اپنی تعلیم کے دوران ہمیں سکھایا کہ ثابت قدمی دُعا کا لازمی جُز ہے۔ آدمیوں کو خُدا کے حضور سنجیدگی اور سچے دل سے جھکنا چاہیئے۔ ہم اکثر ایسے اوقات میں ہمت ہار جاتے ہیں اور دُعا مانگنا چھوڑ دیتے ہیں جب ہمیں دُعا مانگنا شروع کرنا چاہیئے۔ ہم ایسے مواقع گنوا دیتے ہیں جب ہمیں اُن کو مضبوطی سے پکڑے رہنا ہوتا ہے۔ خُدا اصرار سے دُعا مانگنے والے کو پیار کرتا ہے اور اُس کی دُعا کا جواب دیتا ہے۔

> اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہوجائیگا۔

بیداری کیلئے دُعا کرنا

(Praying Through For Revival)

یسوع نے سکھایا: "ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہئیے"۔ (لوقا 1:18) دو باتیں یاد رکھیں: "ہر وقت دُعا کرنا" اور دوسری "ہمت نہ ہارنا"۔ یا وے ماؤتھ (Wey Mouth) (عالمِ دین) کے ترجمے کے مطابق، "بے دل نہ ہونا" اِس سے مراد یہ ہے کہ مسیحیوں کو با مقصد دُعا اور دُعا کا جواب پانے کے ارادہ سے خُدا کے تخت کے پاس آنا چاہئیے۔

اصل جُز دُعا کا جواب پانا ہے۔ یسوع نے کہا، "اگر تُم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کیلئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کیلئے ہوجائے گی"۔ (متی 19:18) ایک بات جس پر ہم سب کو متفق ہونا ضروری ہے کہ جب تک جواب نہ مل جائے دُعا کرتے رہیں۔ پاک کلام کے مطابق بلا اصرار اور بلا مقصد مانگی جانے والی دُعا بے معنی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا دُعا کا جواب نہیں دیتا۔ اور کچھ کا خیال ہے کہ وہ کبھی کبھار جواب دیتا ہے۔ لیکن عزیزو میں کہتا ہوں کہ وہ حقیقی دُعا کا ہمیشہ جواب دیتا ہے کیونکہ یسوع نے کہا، "کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے ....."۔ (متی 8:7) جب خواتین و حضرات خُدا کے تابع ہوجاتے ہیں اور مانگنے میں ہمت نہیں ہارتے تو خُدا اُنہیں دُعا کا جواب ضرور دیتا ہے۔ صرف ایک چیز ہے جو انسان کی دُعاؤں کی مقبولیت میں رکاوٹ ہوسکتی ہے وہ انسان کی سرکشی ہے۔ اِسی لئے میں دُہراتا ہوں کہ جو مانگے گا وہی پائے گا۔ آج کل بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے "مُوثر دُعا" کرنا سیکھا ہے۔ تقریباً ہر کوئی معمول کی دُعا کرتا ہے اور شاید کوئی ہی ہوگا جو خُدا سے سچی رفاقت رکھتا اور دل و جان سے دُعا کرتا ہو۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ "ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے"۔ (یعقوب 6:1)

اگر ہم بیداری کیلئے دُعا کرتے ہیں تو ہمیں جواب حاصل کئے بغیر اِس مقصد کیلئے دُعا کرنا بند نہیں کرنا چاہئیے۔ اگر ہم کسی بات کیلئے دُعا کرنا شروع کرتے ہیں تو پھر اُسے جواب پانے تک جاری رکھیں ورنہ اپنی درخواست خُدا کے حضور سے واپس لے لیں۔ ہزاروں ایسے خُدا کے بیٹے بیٹیاں ہیں جن کے گناہ مسیح کی قربانی پر ایمان لانے سے معاف ہوئے ہیں۔ اُن کے دل صاف اور اُن کے اعمال اچھے ہیں لیکن اِن بے شمار ایمانداروں میں سے اِکا دُکا افراد ہیں جو خُدا کے ایک بڑے پروجیکٹ یعنی رُوحوں کے بچانے کیلئے ذمہ داری سے دُعا کرتے ہیں۔ وہ دوسروں لوگوں کیلئے نجات کیلئے اُمید رکھتے ہیں اور خاندانی

رفاقت میں بھی اِس مقصد کیلئے دُعا کرتے ہیں لیکن خُدا کے اِس کام کو کرنے کے لئے خود سرگرم نہیں ہوتے۔ (یسعیاہ 7:64) اور ایسی سرگرمی سے دُعا کرنا جاری نہیں رکھتے جب تک لوگ نجات نہیں پا جاتے۔ یسعیاہ نبی، یعقوب رسول، دانی ایل نبی اور دیگر ایک سو بیس (120) لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا اور کچھ آج بھی ایسا کرتے ہیں بلکہ ہم سب کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ایک سو بیس میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جس نے ''ایک مقصد'' کیلئے بڑے اصرار سے دُعا اور کوشش نہ کی ہو۔ اُنھوں نے خُدا سے مکمل طور پر رابطے اور تعلق میں جُڑ جانے کیلئے دل جمعی سے دُعا کی، اور آخر کار جب وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو شیطان اُن سے دُور ہو گیا۔

جب خُدا کے لوگ پورے دل سے دُعا میں متحد ہو جاتے ہیں تو ابلیس نے خواہ حملہ کرنے کی کتنی ہی بڑی تیاری کیوں نہ کی ہو وہ خُدا کے لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہم جس دور میں رہتے ہیں اُس میں خُدا کا زور اور اُس کی قدرت کے کاموں کا اظہار بھرپور انداز میں نمایاں ہے لیکن جو بیداری یا خُدا کی قوت ہم دیکھتے ہیں وہ اُس کی توقعات سے بہت کم ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم بطور کلیسیا دُعا میں اِس طور سے متحد ہو جائیں کہ جب تک خُدا ہم پر اپنی قوت ظاہر نہ کر دے۔ جس سے ہر شخص جان لے کہ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔ اِسی طرح ماضی میں خُدا نے مصر میں اپنے ایماندار بندوں کے ذریعے خود کو اِس طرح سے ظاہر کیا کہ ہر مرد عورت، لڑکے اور لڑکی اور بچے یعنی کہ ہر فرد و بشر نے جانا کہ خُداوند اُن کے درمیان موجود ہے۔ میں ایک خادم اور اُس کی بیوی سے ملا جنہوں نے کہا: ''ہم نے بیداری کیلئے دُعا کی، لیکن اتنا ضرور ہے کہ جب تک ہماری دُعاؤں میں خُدا کی قدرت کام نہیں کرتی تب تک ہماری دُعاؤں کا سُنا جانا مشکل ہے۔

اُس قوت کے مطابق جو ہم میں کام کرتی ہے

افسیوں 20:3 پڑھنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس رسول نے گہرا راز دریافت کیا کہ **''اب جو ایسا قادر ہے کہ اُس قدرت کے مُوافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے''**۔ اِسی قوت کی کمی کے باعث آج کل مسیحی اپنی روزمرّہ کی دُعاؤں سے اپنی توقعات کے مطابق دُعا کا جواب نہیں پاتے۔ لیکن جب دُعا مانگنے کی صورتحال اِسکے برعکس ہو تو دُعا میں مانگی گئی درخواستوں سے کہیں زیادہ ملتا ہے یہاں تک کہ دُعا مانگنے والا بھی حیران رہ جاتا ہے۔

بیداری کیلئے دُعا کرنے کے عمل میں ماحول کو بیداری کے لائق بنانے کیلئے جہاں اِس مقصد کیلئے نیت ہو، وہاں رُوح القدس خود ہمیں دُعا کو مُوثر بنانے کیلئے قوت بخشتا ہے اور پاک رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر ہماری شفاعت کرتا ہے جو

ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ اور پاک رُوح کا مسح اتنا ہی ہوتا ہے جتنی پاک رُوح کی قوت ہمارے اندر کام کرتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب خُدا کے لوگ مل کر بیداری کیلئے دُعا کریں گے تو کیا ہوتا ہے۔ ایک سو بیس (120) کی جماعت پاک رُوح کے نزول سے قبل "سب ایک دل ہوکر دُعا میں مشغول رہے"۔ (اعمال 14:1) جب تک اُنہوں نے رُوح القدس حاصل نہ کرلیا۔ یقیناً ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

غیر متعصب مقصد کیلئے متحد ہوکر دُعا کرنا

ابتدائی مسیحی اپنی دُعاؤں کا جواب پاتے تھے اور اُنکی دُعاؤں میں غیر جانب دار مقصد ہوتا تھا جو اُنکی آنے والی نسلوں کیلئے بھی ہوتا تھا۔ اُنہیں پاک رُوح کے حصول سے قبل اِس خدمت کے کام کیلئے مخصوص کیا جاتا تھا۔ پوری جماعت کا اکھٹے ہوکر ایک خاص غیر جانبدارانہ مقصد کیلئے دُعا کرنا ہی یروشلیم کی پہلی کلیسیا کی عجیب قوت اور کامیابی کا راز تھا۔ یہاں تک کہ عید پینتکست کے دن تین ہزار لوگ کلیسیا میں شامل ہوئے۔ **"اور یہ رسولوں کی تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں مشغول رہے"**۔ (اعمال 42:2) **"اور اُن سب پر بڑا فضل تھا"**۔ (33:4)

آج آخری دنوں میں ابتدائی طرز کی کلیسیا پائے جو خُدا سے دُعا مانگنے والی رُوح حاصل کرے تو وہ پاک رُوح کا ایسا نزول کرے گا جو آج تک دیکھا نہیں گیا۔ اور جس کی خبر دُنیا بھر کے باقی خادموں کے ایمان کو بھی تقویت دے گی تا کہ وہ بھی اُسی قوت کو پانے کیلئے جانفشانی کریں۔ کسی کلیسیا کے حق میں کتنے بڑے اعزاز کی بات اور موقع ہے کہ وہ نمایاں ہوکر پوری دُنیا کیلئے برکت کا باعث بنے اور اِس کام میں برتری حاصل کرے! کیا آپ خُدا کے اِس کام کی ذمہ داری اُٹھانے کیلئے خود کو تیار کرتے ہیں؟

ایسی دُعا جو بیداری کے عمل کو متحرک رکھتی ہے

(The Kind Of Praying That Sets The Wheels Of Revival In Motion)

ایمانداروں میں شفاعتی دُعائیں مانگنے کیلئے بیداری کی ضرورت ہے ہم جتنا وقت دُعا میں گذارتے ہیں وہ کافی نہیں ہوتا۔ مسیحی لوگوں کو اپنی شخصی دُعاؤں کو گہری اور مضبوط کرنے کے علاوہ اُنہیں ایک گروپ بنانا چاہیئے تا کہ وہ باہم مل کر اپنے اور دُنیا کے ہر ملک کی بیداری کیلئے دُعا کریں۔ اِس وقت ہمیں خُدا سے دُعا کرنی چاہیئے کہ وہ ایسے لوگوں کو پُرزور دُعا عطا کرے جو کہ اپنے دل میں ایسے لوگوں کیلئے بشارت (تیز) کرنے کی شدید خواہش رکھتا ہو کیونکہ یہ اِس وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ دُعا جو کہ مضبوط، غالب آنے، ایمان پیدا کرنے، خُدا کو متحرک کرنے، ابلیس کو شکست دینے، گناہ گاروں کو بچانے، ایماندار کو

مقدس کرنے، یسوع کی تجہید کرنے، کارندے پیدا کرنے اور دولت تلاش کرنے والی چیز ہے!

ہمیں دُعا میں اپنی ذات بمعہ اپنی دوسری چیزوں کو خُدا کے حضور پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح یسوع نے اپنا سب کچھ صلیب پر دے دیا تا کہ ہمیں دُعا کرنے کا استحقاق حاصل ہو۔ لیکن ہمیں آج کل پوری دُنیا میں دانی ایل نبی جیسی دُعا کہاں سے مل سکتی ہے جس کی دُعا کے ذریعہ خُدا کی قدرت اور عظمت کو سرگرم عمل کر دیا اور بابل کی سلطنت تہہ و بالا ہو گئی۔

ہمیں نحمیاہ جیسی دُعا کہاں سے مل سکتی ہے جس کی دُعا کے پُر زور اور مُوثر ہونے کی وجہ سے حاکم وقت اپنے آدمیوں۔ دولت اور چیزوں کے ساتھ اُس کے پاس جاتا ہے۔ تا کہ وہ دُعا کے وسیلہ سے تباہ شدہ یروشلیم کی دیواروں کو دوبارہ تعمیر کر سکیں؟

خُدا ہی نے خود نحمیاہ کی دُعا سُنی۔ اُس نے ایسی دُعا مانگی جس سے یروشلیم ایک نیا شہر بن گیا۔ اُس نے اپنے خادم کے دل میں تباہ حال یروشلیم کے بارے میں بوجھ ڈالا۔

اِس بات سے پتہ چلتا ہے کہ خُدا کسطرح اپنا کام کرتا ہے کیا خُدا آج کے دور میں بھی اِس قسم کی دُعا مہیا کرے گا؟ ہاں خُدا پاک رُوح کے وسیلہ سے طوفانی قسم کی دُعائیں مہیا کر سکتا ہے جس سے کچھ ہل سکتا ہے جبکہ دُعا کے علاوہ اور کوئی چیز اُنہیں ہلا نہیں سکتی۔ ہمیں خُدا کی مرضی پوری کرنے والی دُعا حاصل کرنا چاہیئے۔ ایسی دُعا جس کے مانگنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں! ایسی دُعائیں جو صرف اپنی ذات کیلئے ہوں بے کار اور غیر موثر ہوتی ہیں جن سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ابلیس انسان کے کسی کام حتی کہ اُس کی دُعاؤں سے بھی نہیں ڈرتا! وہ صرف اُس وقت خطرہ محسوس کرنے لگتا ہے جب کوئی رُوح خُدا کے رُوح کی ہدایت سے مانگنا شروع کرتا ہے اور جو خُدا کی عین مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔ ایسی دُعا جس میں یسوع کی صلیبی موت اور محبت اور پاک رُوح کی دائمی سکونت پائی جاتی ہو اور مزید برآں کلیسیا اور دُنیا کی ابتر حالت کا بوجھ ہو بیداری کے عمل کو متحرک رکھتی ہے۔ خُدا ہماری مدد کرے کہ ہم اپنی انسانی جدوجہد کے ذریعہ بیداری پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ایسا کرنے سے یہ ممکن نہیں ہے۔ آئیں ہم ایسی دُعا مانگنے کیلئے اِس قسم کی دُعا کرنے کی توفیق مانگیں جو ہمیں براہ راست خُدا سے حاصل ہو جس سے ہر اُلجھن کا حل اور ہر ضرورت پوری ہو! جب ہم خُدا کی طرف سے دی گئی دُعا مانگتے ہیں تو پاک رُوح ہمارے دل و دماغ میں باتیں ڈالتا ہے تو پھر ہماری دُعا سُنی جاتی اور ہر بات کا جواب ملتا ہے۔ ہماری ہر دُعا خُدا کی طرح مضبوط اور قوت والی ہو گی کیونکہ خُدا کی خوبی اُس میں پائی جائے گی۔ ہم موجودہ دور میں جو تکالیف اُٹھا رہے ہیں وہ سب ختم ہو جائیں گی۔

اور ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ خُدا نخواستہ خُدا کے پاس ہمیں دینے کیلئے برکات ختم ہوگئیں ہیں!

تب خُدا ہماری زندگیوں میں نظر آئے گا۔ اُس کی قوت ہمارے وسیلے سے دوسروں کیلئے سیلاب کی لہروں کی برکات کی مانند بہے گی۔ جس گُرہ کو بھی ہم چھوئیں گے وہاں معجزات ہوجائیں گے۔ ہر ضرورت پوری ہوگی اور ابلیس کو شکست ہوگی۔ خُدا کرے کہ یہ آسمانی شعلہ دُنیا بھر کے ایمانداروں کے دلوں میں روشن ہوجائے۔ آمین۔

دُعا میں قوت کا بھید

(The Secret Of In Prayer)

"اگر تُم مجھ میں قائم رھو اور میری باتیں تُم میں قائم رھیں تو جو چاھو مانگو وہ تمھارے لئے ھوجائیگا"۔ (یوحنا15:7)

الٰہی فضل کے پھل ایک دم ایمانداروں کو نہیں مل جاتے۔ مسیح میں شامل ہونے سے اُس سے حقیقی ملاپ کرنے سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن اِسی ملاپ میں قائم رہنے سے ہم پاکیزگی، خوشی، قوت اور برکات حاصل کرتے ہیں۔ جو اُس نے اپنے لوگوں کیلئے رکھی ہیں۔ دیکھیں خُدا کس طرح ایماندار یہودیوں سے فرماتا ہے۔ **"اگر تُم میرے کلام پر قائم رھو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھھرو گے اور سچائی سے واقف ھو گے اور سچائی تُم کو آزاد کرے گی"**۔ (یوحنا8:31-32)

ہم خُدا کی سچائی کو مکمل طور پر ایک دم نہیں جان سکتے۔ ہم اِسے یسوع میں قائم رہنے سے جان سکتے ہیں۔

ایمانداروں اور نجات پانے والوں کے درمیان برکات پانے کے درجے ہوتے ہیں اور نجات دہندہ ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم اُس اعلیٰ درجے کو حاصل کریں جو اُن میں سے ہر ایک کیلئے نہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسیح میں ہیں لیکن یہ اعلیٰ مقام صرف اُن کو حاصل ہوتا ہے جو اُس میں قائم رہتے ہیں۔ ہر ایماندار کو مسیح میں قائم رہنا چاہیئے لیکن اب تک بہت کم لوگ ایسا کر سکے ہیں۔ یسوع نے کہا: **"اگر تُم مجھ میں قائم رھو اور میری باتیں تُم میں قائم رھیں تو جو چاھو مانگو وہ تمھارے لئے ھوجائیگا"**۔ یسوع کو جاننے کیلئے اُس کے ساتھ رہنا ضروری ہے اور جتنا زیادہ آپ اُس کے ساتھ رہیں گے اُتنا زیادہ اُس کی پرستش اور حمد کریں گے۔ جی ہاں اِس طرح آپ فضل پر فضل حاصل کریں گے۔

درحقیقت وہ ایک رحم کرنے والا خُداوند ہے حتیٰ کہ اُن پر بھی جو خُدا کے فضل میں خواہ ایک ماہ ہی سے کیوں نہ شامل ہوئے ہوں لیکن مسیح میں یہ نومولود ایماندار مسیح کے فضل کو اُس طرح بیان نہیں کر سکتے جیسے وہ ایماندار جو اُس کو نصف صدی سے جانتے ہیں۔ یسوع اُن کو جو اُس میں قائم رہتے ہیں ہر روز رحم اور فضل میں بڑھتا جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ اپنے آپ کو بہتر بناتا ہے وہ تو کامل ہے۔ لیکن

جب ہم اُس کو زیادہ جاننے لگتے ہیں تو پھر ہم پورے طور پر اُسکی بے مثال عظمت کو پہچانتے ہیں۔ کتنی خوشی سے اُس کے پُرانے جاننے والے کہتے ہیں'' ہاں، وہ نہایت خوبصورت ہے''۔ وہ جو ہمارا سربراہ ہے ہم اُس میں مسلسل بڑھتے جائیں تا کہ ہم اُسے زیادہ سے زیادہ جان سکیں۔

اتحاد میں قائم رہنے کی برکت

آئیں ہم دوبارہ آیت کو پڑھیں، ''اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا''۔ غور کریں کہ خُدا ہمیں خبردار کرتا تھا کہ اُس سے الگ ہو کر ہم کچھ نہیں کر سکتے اِسی لئے ہوسکتا ہے کہ ہم اُمید لگائے بیٹھے ہوں کہ وہ ہمیں بتائے گا کہ ہم رُوحانی کام کیسے کر سکتے ہیں؟ لیکن آیت کے الفاظ وہ معنی نہیں رکھتے جو ہم سوچتے ہیں۔ خُدا یہ نہیں کہتا، **''میرے بغیر تُم کچھ نہیں کرسکتے، لیکن اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو تُم رُوحانی اور نیک کام کرسکتے ہو''**۔ وہ اُن کو یہ نہیں کہتا اُن کو بذاتِ خود کچھ کرنے کے لائق ہونا ہے لیکن یہ کہ اُن کیلئے ہو جائیگا۔ وہ یہ نہیں کہتا، ''تمہیں وہ سب رُوحانی کام کرنے کیلئے قوت دُونگا جو تُم مجھ سے الگ ہو کر نہیں کر سکتے''۔ یہ دُرست بھی ہوسکتا ہے اور یہاں پر ہم کلام کی سچائی کو جان اور سمجھ رہے ہیں لیکن ہمارا نہایت ہی دانا خُداوند ہماری گفتگو اور دل کے خیالوں میں توازن برقرار رکھتے ہوئے اور بہتر بات کہتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا، **''تمہیں وہ سب پاکیزہ کام کرنے کیلئے قوت دُونگا جو تُم مجھ سے الگ ہو کر نہیں کرسکتے''**۔ یہی وہ حقیقت ہے جسکے بارے میں ہم سیکھ رہے ہیں کہ ہم اُس سے الگ ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارا خُداوند جو بڑی حکمت والا ہے وہ ہماری زبان اور دل کے خیالوں میں توازن پیدا کرتے ہوئے اور کچھ بہتر بات کہتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ **'' اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں تو تُم رُوحانی کام سر انجام دو گے''**۔ بلکہ وہ کہتا ہے **''تُم مانگو''** دُعا کے ذریعہ آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ سب کام کرنے سے قبل **''تُم مانگو''** دُعا مانگنے کا انحصار بلاناغہ دُعا مانگنے پر ہے۔ دُعا میں قوت ہونا ہماری رُوحانی زندگی کو جانچنے کا پیمانہ ہے۔ بالفاظِ دیگر دُعائیہ میں قوت ہونے سے ہماری رُوحانی زندگی کے معیار کا پتہ چلتا ہے۔ اور جب ہماری دُعا بلند درجہ کی مضبوطی حاصل کر لیتی ہے تو ہماری زندگی کے سارے معاملات ہمارے حق میں ہوتے ہیں۔

دُعا کی مشق

مسیح کے ساتھ متحد رہنے سے پہلا نتیجہ جو ظاہر ہوتا ہے وہ ہے دُعا کی مخصوص مشق **''تُم مانگو''** اگر کوئی اور شخص نہ ڈھونڈتا ہے، نہ کھٹکھٹاتا ہے، نہ مانگتا ہے لیکن آپ کو ضرور مانگنا چاہیئے۔ جو یسوع سے دُور ہوتے ہیں وہ دُعا نہیں

کرتے۔ جن لوگوں کی مسیح یسوع سے دُرست تعلق داری نہیں ہوتی اُن کو دُعا مانگنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُنہوں نے دُعا ہی نہیں کی لیکن یسوع کہتا ہے، "**اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں، تو تُم مانگو**" جو یسوع میں زندگی بسر کرتے ہیں اُن کے منہ سے دُعا خود بخود نکلتی ہے۔

دُعا کی ضرورت

آپ کو دُعا کی ضرورت شدت سے محسوس کرنی چاہیئے۔ آپ کو دُعا کی ضرورت واضح طور پر نظر آئے گی۔ کیا آپ یہ کہتے ہیں "کیا؟" جب ہم مسیح میں زندگی گزارتے اور اُس کی باتیں ہم میں قائم رہتی ہیں تو کیا ہم حاصل نہیں کر لیتے؟ اِس طرح ہم کبھی بھی اپنے آپ سے مطمعین نہیں ہوتے۔ اِسی لئے ہم کو پہلے سے زیادہ الٰہی فضل مانگنا چاہیئے۔ جو مسیح کو جانتا ہے وہ اپنی ضرورتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ وہ جو مسیح میں زندگی کو پہچانتا ہے وہ یسوع سے دُوری سے متعلق اپنی موت کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ جو شخص یسوع کے کامل کردار کو واضح طور پر جانتا ہے وہ خُدا کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے دُعا مانگنے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتا ہے تاکہ وہ یسوع کی مانند بنے۔ جتنا زیادہ میں خُدا میں قائم ہوتا ہوں اُتنا زیادہ اُس سے پانے کی خواہش کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں جو کچھ بھی اُس میں ہے وہ ہمیں حاصل ہونے کیلئے ہے۔

"**کیونکہ اُسکی ساری معموری میں سے ہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل**"۔ (یوحنا 16:1) اُس سے پانے کا تعلق یسوع کے ساتھ تعلق داری کے تناسب سے ہے جسے ہم مسلسل دُعا کرنے سے حاصل کرتے ہیں۔ کسی یسوع کے بندے کو دُعا کی تعلیم دینے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ہم یسوع کے ساتھ دُعائیہ رفاقت سے اپنے آپ کو لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جس طرح سانس لینا ہماری زندگی کیلئے ضروری ہے اِسی طرح دُعا بھی ہماری رُوحانی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ ہم خُدا سے مدد مانگے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے!۔ "**اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں، تُم مانگو**"۔ اور آپ کو مانگنے سے باز نہیں آنا چاہیئے۔ اُس نے فرمایا، "**میرے دیدار کے طالب رہو**"۔ اور میرا دل کہے گا، "**اے خُداوند میں تیرے دیدار کا طالب رہوں گا**"۔ (زبور 8:27)

دُعا میں آزادی

غور کریں کہ مسیح میں زندگی گزارنے سے نہ صرف دُعا کی عادت اور دُعا کی ضرورت جیسے رُوحانی پھل پیدا ہوتے ہیں بلکہ دُعا میں آزادی بھی ملتی ہے۔ "**تُم جو چاہو مانگو**"۔ کیا آپ کبھی دُعا میں قوت کے بغیر اپنے گھٹنوں کے بل نہیں جھکے؟ کیا آپ کو محسوس نہیں ہُوا کہ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسے آپ شناخت نہیں کر پائے۔

آپ دُعا کرنا چاہتے تھے لیکن دُعا میں قوت کا بہاؤ آبشار کی طرح نہ بہا ہو بلکہ جیسے برف کی طرح جم گیا ہو۔ آپ نے اپنے آپ سے افسردہ ہو کر کہا ہو میرا منہ بند ہو گیا ہے اور میں دُعا نہیں کر سکتا۔ آپ کے اندر ارادہ تو موجود تھا لیکن رُوح میں آزادی نہیں تھی۔ کیا آپ آزادی سے دُعا کرنے کے خواہشمند ہیں تا کہ آپ خُدا سے ایک دوست کی طرح بات کر سکیں؟ آپ اِس طرح ایسا کر سکتے ہیں۔ **"اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو تُم جو چاہو مانگو"**۔ اِس بات سے میرا مطلب نہیں کہ آپ دُعا میں محض روانی سے بولنے کی آزادی حاصل کریں۔ دُعا میں صرف روانی ہونا کافی نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک خراب نعمت ہے۔ روانی مشکوک جبلی صلاحیت ہے خاص طور پر اُس وقت جب آپ کے خیالات میں وزن اور محسوسات میں گہرائی نہ پائی جاتی ہو۔ کچھ بھائی ایک گز لمبی دُعا کرتے ہیں۔ لیکن حقیقی دُعا کی پیمائش اُس کی لمبائی سے نہیں بلکہ اُس میں موجود وزن سے ہوتی ہے۔ خُدا کے حضور ایک آہ لمبی دُعا سے کی جانے والی عمدہ تقریر سے زیادہ پُر اثر ہوتی ہے۔ جو مسیح یسوع میں خُدا کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اُس کے قدم شفاعت میں وسیع ہوتے ہیں۔ وہ بے باکی سے دُعا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خُدا کے تخت کے پاس رہتا ہے۔ وہ سنہری عصا کو بڑھا ہوا دیکھتا اور بادشاہ کو کہتے ہوئے سُنتا ہے ،

"جو چاہے مانگ وہ تجھے دیا جائے گا"۔ جس کا تعلق خُداوند کے ساتھ دُرست ہوتا ہے اُسے دُعا میں آزادی ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی شخص نجات یافتہ ہو اور خُداوند میں قائم بھی ہو اور وہ بخوشی خُداوند کے پاس آتا ہو اور اپنی اِس مقدس آزادی کو اپنے جوش یا خود پرستی سے اپنے کنٹرول میں نہ رکھتا ہو بلکہ سب کو اِس میں شامل کرتا ہو۔ لیکن خُداوند سے اپنی پسندیدہ چیزیں حاصل کرنے کا ایک حقیقی طریقہ یہ ہے۔ **"اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں، تو جو چاہو مانگو"** اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا ہمارے منہ کے الفاظ بھی تشکیل دیتا ہے جب ہم بولتے ہیں۔

مُوثر دُعا کا استحقاق

صرف یہی نہیں بلکہ خُدا کے پسندیدہ شخص کو مُوثر دُعا کا حق ملتا ہے۔ "اور تُم جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہوجائے گا"۔ ہوسکتا ہے کہ آپ ایسا نہ کریں لیکن پھر بھی آپ کیلئے ہوجائیگا۔ اگر آپ اپنی زندگی پھل دار بنانا چاہتے ہیں تو آپ اِس کیلئے دُعا کریں اور ایسا ہوجائے گا۔ آپ انگور کے درخت کی شاخ پر غور کریں۔ انگور کی بیل خود کچھ نہیں کرتی وہ صرف درخت میں پیوست رہتی ہے اور جس کی وجہ سے وہ پھل دار ہوجاتی ہے۔